الفرقان

"مذاہب عالم پر نظر"

اگست ۱۹۵۵ء

مدیر مسئول

ابوالعطاء جالندھری

حضرت امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ کا پیغام
احباب جماعت کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھوالناصر

عزیز بھائیو اور بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ کئی ماہ سے میں خاصا بیمار چلا آرہا ہوں۔ اگرچہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے۔ لیکن ابھی پوری صحت ہونے میں کچھ وقت ہے۔ طبی مشورہ ابھی یہی ہے [illegible] جماعت [illegible] ابھی مشورہ دیتے رہے ہیں۔ اور بیرونِ پاکستان کے دوست بھی [illegible] خواہش رکھتے ہیں [illegible] میں باہر جا کر تشخیص اور علاج کرالوں۔

اس لئے دعا اور استخارہ کے بعد چند ہفتوں کے لئے پاکستان سے باہر جا رہا ہوں۔ سب دوست دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے تشخیص و علاج [illegible] اور میں جلد [illegible] صحت کے ساتھ واپس آؤں۔ آمین

ہمارے رب کریم نے جو ذمہ داری ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے [illegible] کی ادائیگی [illegible] قربانیوں کا تقاضا کرتی ہے۔ وہ ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم کامل اطاعت کے ساتھ پورے [illegible] کے ساتھ ساری شرائط کے ساتھ [illegible] ہو جائیں [illegible] کامل اطاعت [illegible] پورے [illegible] کے ساتھ اور [illegible] کامل [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کے سامنے [illegible] اور حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق [illegible] والے ہوں [illegible] رکھیں کہ ہم کسی کے بھی دشمن نہیں [illegible] کرنے والے [illegible] اپنے رب کریم سے [illegible] اور [illegible] کہ ہمارا مقصود [illegible] دنیا کی ہدایت [illegible] اور [illegible] ہو جائیگی۔ اور [illegible] انشاء اللہ [illegible] ہو جائے گی۔

[illegible] بھی دعا اور [illegible] رہیں اور [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

فہرست

سیلاب اور زلزلے ۔ آسمانی عذاب	ایڈیٹر	صفحہ ۲
ایک درد مندانہ اپیل	"	" ۹
ارادہ (نظم)	جناب نسیم سیفی صاحب	" ۱۰
شذرات	ایڈیٹر	" ۱۱
البیان ۔ سورۃ اعراف ع ۳ کا سلیس اردو ترجمہ و مختصر تفسیر	ایڈیٹر	۱۷ "
تیس دجال (حدیث نبوی اور اس کا ظہور)	جناب چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے	" ۲۰
علامہ اقبال اور احمدیت حقائق کے آئینہ میں	جناب شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ	" ۲۵
شاعرِ سلسلہ جناب عبد السلام صاحب اختر مرحوم کا ذکر خیر	ایڈیٹر	" ۳۸
مثنی عید السلام الی السلام (عربی نظم)	جناب مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ	" ۴۰
چوہدری عبد السلام اختر کی یاد میں (نظم)	جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے	" ۴۱
ربوہ میں اسلحہ کے متعلق ایک جعلی اور شر انگیز خبر	اخبارات کے اقتباسات	" ۴۲
ایک مکتوب	جناب چوہدری عبد الواحد صاحب بی اے دو بارکھی	" ۴۶

خورشید بخاری خوشنویس ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلحاء و اولیاء کا زریں قول

کس بمقام صدیقیت نہ رسید
تا بہزار عزیز زندیقے نہ شد

ماہنامہ الفرقان ربوہ

فون نمبر ۶۹۲

جلد ۲۵ • شمارہ ۸

اگست ۱۹۷۵ء

شعبان المعظم	•	ظہور
۱۳۹۵ ہجری قمری		۱۳۵۴ ہجری شمسی

ایڈیٹر

ابوالعطاء جالندھری

مجلس تحریر

- صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ——— ربوہ
- مولانا دوست محمد صاحب ——— ربوہ
- خان بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن
  16 Gressenhall Road London SW-18
- مولوی عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد جاپان
  P.O. Box 1482 C.P.O. TOKYO.

قیمت: ایک روپیہ

اداریہ

سیلاب اور زلزلے ۰ آسمانی عذاب

"نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے ــــــ" (المسیح الموعودؑ)

—— (۱) ——

الٰہی سنّت

قرآن پاک کے رو سے حیات کا مدار آب پر ہے۔ انسانی زندگی کے لئے بنیادی اساس پانی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (الانبیاء ع۳) کہ ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا ہے۔ پانی پر جانداروں کی بقا موقوف ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم انسانوں کی خاطر بادلوں سے پانی برساتے ہیں۔ اگر بندے نیکوکار ہوں۔ توبہ و استغفار کریں۔ ان کے اعمال صالح ہوں، وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے روحانی پانی لے کے لاتے والے فرستادوں کی آواز پر لبیک کہنے والے ہوں تو ان پر بر وقت مینہ برستا ہے ان کی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوتی ہیں اور وہ لوگ خوشحالی اور رفاہیت کی زندگی بسر کرتے ہیں (سورۃ ھود ع۵ ۔ سورۃ نوح ع۲)

لیکن اگر وہ خدا کے ماموروں کی تکذیب پر کمربستہ ہو جائیں اور اپنی بداعمالیوں پر مصر ہوں اور خدائی آواز کی شنوا نہ ہوں ــ تو انہیں متنبہ کرنے کے لئے ان پر پانی کے لحاظ سے دو۲ طرح کا **عذاب** آتا ہے:۔

(۱) بارشیں رک جاتی ہیں۔ زمینی پانی خشک ہو جاتے ہیں۔ کھیتیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ امساکِ باراں کی وجہ سے ملک میں قحط پڑ جاتا ہے۔ جانور مرنے جاتے ہیں اور انسانی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے اگر پھر بھی لوگ توبہ نہ کریں تو آخر کار اس قحط کے ذریعہ تباہ ہو جاتے ہیں اور دوسروں کے لئے عبرت بن جاتے ہیں۔

(۲) پانی کے لحاظ سے از روئے قرآن مجید **عذاب** کی دوسری **صورت** یہ ہوتی ہے کہ **بارشیں** بے انداز ہوتی ہیں۔ آسمان سے موسلا دھار پانی برستا ہے۔ دریاؤں اور ندیوں میں طغیانی آجاتی ہے اور ملک **طوفان** کا شکار ہو جاتا ہے۔ مکان منہدم ہو جاتے ہیں۔

شہر اور بستیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ کھیتیاں اور آبادیاں زیرِ آب آ جاتی ہیں۔ مویشی طوفانوں میں بہہ جاتے ہیں اور انسان موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں ایسے طوفان یقیناً خدا کا عذاب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اس کے غضب کا نشان ہوتے ہیں اے کاش کہ لوگ ایسے عذابوں سے عبرت حاصل کریں!

(۲)

طوفانوں کا عذاب

پانی کے ذریعہ ہر دو قسم کے عذابوں کے آنے کا قرآنِ مجید میں تذکرہ موجود ہے قحط اور امساکِ باراں کا بیان بھی ہے اور طوفانوں اور سیلابوں کا ذکر بھی ہے۔ طوفانوں اور سیلابوں کے ذریعہ قوم سبا کے ہلاک کئے جانے کا بیان بھی ہے (سورۃ سبا ع ۲) فرعونیوں پر طوفان کے آنے کا تذکرہ بھی ہے (سورۃ اعراف ع ۱۶) پھر حضرت نوحؑ کی قوم کے طوفان سے غرق کئے جانے کا تفصیلاً بیان قرآن مجید میں آیا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَّازْدُجِرَ ○ فَدَعَا رَبَّهُ
أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ○ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ○ وَّفَجَّرْنَا الْأَرْضَ
عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ○ (القمر ع)

ترجمہ: "ان لوگوں سے پہلے قوم نوحؑ نے بھی تکذیب کی تھی انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہا کہ یہ دیوانہ دھتکارا ہوا ہے۔ تب اس بندے (نوحؑ) نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہو گیا ہوں تو خود انتقام لے۔ تب ہم نے آسمانوں کے دروازے کھول کر مسلسل پانی برسایا اور زمین کے چشمے بھی پھوٹ پڑے۔ تب اوپر کے پانی اور زمین کے پانی وقت مقررہ پر اپنے مقصد کے لئے مجتمع ہو گئے۔"

دوسری جگہ قومِ نوحؑ کے ذکر پر فرمایا وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا (اعراف ع ۸) کہ ہم نے ان لوگوں کو غرق کر دیا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا۔

(۳)

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۔ کا نظارہ

یاد رہے کہ قرآنِ مجید قصوں اور پرانے واقعات کا محض تذکرہ نہیں بلکہ وہ روحانی کامل شریعت ہے، عبرت کے سامانوں کے علاوہ اس کے بیانات پیشگوئیوں پر بھی مشتمل ہیں۔ اگر ہم لوگ قرآن مجید کو اس رنگ میں نہ پڑھیں گے تو اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آج دنیا کی قومیں اپنی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کے باعث مستحقِ عذاب ہو چکی ہیں اور خود مسلمانوں کی

حالت کے متعلق بھی ہر دردمند انسان نالاں ہے سبھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ جو احادیث نبویہ میں خبر دی گئی تھی کہ مسلمان یہود کے نقش قدم پہ چلیں گے۔ باہمی تفرقہ اور بے عملی میں ان کے مثیل بن جائیں گے وہ خبر حرف بحرف پوری ہو چکی ہے۔ شاعر مشرق نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود — تم مسلماں ہو کہ جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

ان حالات میں انذار و تنبیہ کے بعد عذابوں کا آنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا " (بنی اسرائیل ع ۲) کہ ہم عذاب نہیں دیتے جب تک رسول مبعوث نہ کر لیں۔

(۴)

ایک دردمندانہ انذار

قرآن مجید کا خدا سچے وعدوں والا خدا ہے۔ اس نے دنیا میں ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا نظارہ دیکھا مگر دنیا کو مبتلائے عذاب کرنے سے پیشتر اپنے **ایک نذیر** کو مبعوث فرمایا۔ جس نے دنیا پر اتمام حجت کر کے دنیا کو آنے والے ہولناک عذابوں سے ڈرایا تا لوگ اب بھی توبہ کر کے اپنے ارحم الراحمین خدا کی طرف جھک جائیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام اہل ملک کو خطاب کرتے ہوئے اپنی کتاب **حقیقۃ الوحی** مطبوعہ ۱۹۰۷ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ **میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا** اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

(۵)

۱۹۷۳ء کا طوفان نوح

اس انذار کے بعد دنیا جن بلاؤں میں مبتلا ہوئی وہ مع تفصیل بیان سے باختصار کے پیش نظر نہیں ہے کہ ابھی ڈیڑھ سال قبل ۱۹۷۳ء میں

ہمارے ملک پاکستان میں ایک تباہ کن سیلاب آیا اور لوگ پکار اُٹھے کہ یہ طوفانِ نوحؑ ہے۔ اس بارے میں روزنامہ نوائے وقت کی ایک رپورٹ ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے:۔

"امسال سیلاب نے پنجاب کو جس طرح تاراج کیا نصف صدی کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی شاید یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ طوفانِ نوحؑ کی طرح یہ بھی ایک بہت بڑا عذابِ الٰہی تھا...... اسی شب جھنگ گھیانہ میں زلزلے کے زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے...... حقیقت یہ ہے کہ پانی کیا تھا قیامت تھی۔ بلامبالغہ کم سے کم سات سو افراد کو اس سیلاب نے نگل لیا۔"

(نوائے وقت لاہور۔ ۲۴ اگست ۱۹۷۳ء)

ماہنامہ الرشید کا مندرجہ ذیل اقتباس بھی قابلِ غور ہے۔ لکھا ہے کہ:۔

"آج پورا ملک قہرِ الٰہی کی لپیٹ میں ہے۔ ملک ٹوٹ چکا ہے مسلمانوں کی نوے ہزار فوج دشمن کے پنجہ ظلم میں محبوس ہے۔ اندرونِ ملک انتشار و افتراق کے لاوے پھوٹ رہے ہیں۔ بیرونِ ملک نفرت و حقارت کے جھکڑ چل رہے ہیں۔ ذلت و شقاوت کے سیاہ سائے پوری قوم پر مسلط ہیں۔ قحط ہے۔ گرانی ہے۔ طوفان ہیں۔ سیلاب ہیں۔ لیکن قوم؟ قوم کی حرکتِ قلب بند ہے۔ اس کا احساس معطل ہے اور اس کے اعصاب...... ازم کے نشے سے مخدر ہیں۔ عذاب پہ عذاب آرہے ہیں۔ مگر دلوں میں خوف و انابت کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔"

(ماہنامہ الرشید لاہور جولائی ۱۹۷۳ صفحہ ۳)

(۶)

قیامت خیز زلزلہ

۱۹۷۴ء کا سال ملکی خلفشار کے علاوہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کا خاص سال تھا۔ علماء نے ایک طرف سادہ لوح عوام کو اشتعال دلا کر احمدیوں کی جانوں، ان کے مالوں اور ان کی جائیدادوں کی تباہی کے لئے ظالمانہ منصوبہ بنایا اور دوسری طرف حکومتی سطح پر احمدیوں کے خلاف کارروائی کی۔ یہاں تک کہ ۷ ستمبر کے فیصلہ میں آئین کی اغراض کے لحاظ سے احمدی نامسلمان قرار دیئے گئے۔ مظلوم احمدیوں کے پاس صبر و تحمل اور دعاؤں کے سوا کچھ نہ تھا۔

۱۹۷۴ء کے ختم ہونے سے پہلے پہلے ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کے شمالی حصہ سوات و ہزارہ کے اضلاع میں۔ نہایت ہولناک زلزلہ آیا۔ روزنامہ مشرق لاہور نے اس زلزلہ کے متعلق لکھا کہ:۔

"وادیٔ قراقرم کا بیشتر علاقہ میدانِ حشر کا اندوہناک منظر پیش کر رہا ہے اور یہاں کھنڈرات، لاشوں اور زخمیوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ یتیموں، بیواؤں، بے گھروں اور لاوارث انسانوں کا ایک انبوہ کثیر ہے جو

آسمان کی کھلی اور یخ بستہ چھت کے نیچے نہایت کسمپرسی میں شب و روز بسر کر رہا ہے۔"

(مشرق لاہور۔ ۶ فروری ۱۹۷۵ء)

ہفت روزہ چٹان نے "قیامتِ صغریٰ" کے عنوان سے لکھا کہ :-

"گاؤں کے گاؤں اور بستیوں کی بستیاں پیوندِ زمین ہو گئی ہیں۔ زلزلہ نہیں قیامتِ صغریٰ تھی ...... آخری رپورٹ کے مطابق ۲۷ ہزار افراد ہلاک اور ۱۵ ہزار زخمی ہوئے ہیں غرض ایک قیامت ہی قیامت ہے۔"

(چٹان لاہور۔ ۶ جنوری ۱۹۷۵ء)

ہفت روزہ الاعتصام لاہور نے لکھا کہ :-

"صوبہ سرحد کے بعض نواحی علاقوں میں جو قیامت خیز زلزلہ آیا ہے اس نے جو تباہی مچائی ہے وہ ہم سب کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔"

(الاعتصام۔ ۳۰ جنوری ۱۹۷۵ء)

اسی زلزلہ کے سلسلہ میں روزنامہ نوائے وقت لکھتا ہے کہ :-

"ہم اگر مسلمان ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیمات ہمارے پیشِ نظر ہوں تو یقیناً زلزلہ ایسی سماوی آفات ہمارے راہِ راست پر آنے کا ذریعہ بنتی۔ لیکن جب مسلمانی نام کی رہ جائے تو پھر خدا خوفی کہاں رہ جاتی ہے۔"

(نوائے وقت لاہور۔ ۳۰ جنوری ۱۹۷۵ء)

(۷)

۱۹۷۵ء کا ہولناک طوفان

۱۹۷۵ء کا آغاز پیوستہ سال کے آخری ایام کے بھیانک ترین زلزلہ کے اثرات سے ہوا۔ وسط ۱۹۷۵ء میں پھر ایک اور طوفانِ نوحؑ نے قوم و ملک کو آدبایا۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور نے "سیلاب یا قیامتِ صغریٰ" کے زیرِ عنوان تازہ طوفان کے متعلق لکھا ہے :-

"صوبہ پنجاب کے کئی اضلاع سیلاب کے بپھرے ہوئے پانی کی زد میں آ گئے ہیں۔ اور تقریباً ڈیڑھ ہزار دیہی آبادیوں کا اس منہ زور پانی نے گھیراؤ کر لیا ہے جس سے لاکھوں افراد "متاثر" بن گئے ہیں تقریباً گیارہ لاکھ ایکڑ کے رقبہ پر پانی کی حکمرانی ہے۔ جس میں سات لاکھ ایکڑ کے قریب رقبہ لہلہاتے، سرسبز کھیتوں پر مشتمل ہے اور اب سیلاب کا پانی ان فصلوں کو ہڑپ کرنے کی فکر میں ہے اور چاول، چارہ، مکئی وغیرہ کے ننھے منے پودے زندگی کی جنگ لڑ رہے ہیں دیکھئے پانی ڈھلنے کے بعد کون جیتتا ہے ؟ ______ ہمارے دریاؤں میں سیلاب ایک عرصہ سے آ رہے ہیں اور ہر سال، دو سال کے بعد یہ آفت ناگہانی اللہ کی جانب سے "وارننگ" کی صورت ہم پر نازل ہوتی ہے۔ مگر ہم ایسے اندھے، بہرے گونگے ہو گئے ہیں۔ کہ وقتی طور پر جب سیلاب آتا ہے تو بہت کچھ کہتے ہیں لیکن جوں ہی پانی اترتا ہے ہم سب کچھ فراموش

کرکے دوبارہ "سیاہ کاریوں" میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کاش! سیلاب کا پانی ہماری بے حسی کو دھو سکتا اور ہم سب متحد ہو کر اللہ سے کئے گئے عہد کو پورا کرنے کے لئے عشق اور جذبہ کے سیل سے پانی کے اس سیل کو تھام لیتے!"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور - ۲۸ جولائی ۱۹۷۵ء)

ہفت روزہ المنبر لکھتا ہے:-

"جب بار بار تنبیہ کے باوجود لوگ بداعمالیوں سے باز نہیں آتے تو عذاب الٰہی کوڑا بن کر برساکرتا ہے۔ ۱۹۷۳ء کا سیلاب عذاب الٰہی کا ایک نمونہ تھا۔ قدرت نے بھی تنبیہ کی۔ دریاؤں کا پانی چشم زدن میں ہزاروں ہنستے بستے گھرانوں کو تباہ کر گیا وہ گھرانے اب تک بدحال ہیں۔ ہمارے وزیر اعظم اور ان کی فوج ظفر موج خدا کے عذاب کا مقابلہ کرتے رہے اور اب بھی تقریباً یہی حال ہے اس دفعہ کا سیلاب بھی ۱۹۷۳ء سے کچھ کم نہیں۔ تباہی کے لحاظ سے اس سیلاب کا زور بھی ۱۹۷۳ء کے سیلاب سے زیادہ ہی ہے۔ ہر سو تباہی پھیلی ہوئی ہے آٹھ لاکھ ایکڑ سے زائد زرعی اراضی اس عذاب الٰہی کی نذر ہو چکی ہے۔"

(المنبر لائل پور - ۲ اگست ۱۹۷۵ء صفحہ ۸)

مدیر ہفت روزہ اہلحدیث لاہور لکھتے ہیں کہ:-

"اس وقت پنجاب بھر کا پورا علاقہ شدید بارشوں اور ہولناک سیلاب کی لپیٹ میں ہے۔ یقیناً یہ سیلاب ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ بھٹکی ہوئی قوم کے لئے اللہ رب العزت کی جانب سے اس کے عذاب کا ایک ہلکا سا نمونہ ہے۔"

(اہلحدیث - ۲۵ جولائی ۱۹۷۵ء)

ہفت روزہ لولاک لائل پور نے لکھا ہے کہ:-

"اس دفعہ مئی اور جون کے مہینوں میں بے پناہ گرمی پڑی اور اب بارشوں کا موسم شروع ہوا ہے تو بارشیں بے تحاشا ہو رہی ہیں خصوصاً بالائی علاقوں میں۔ پنجاب کے تمام دریاؤں میں سیلاب آئے ہوئے ہیں۔ راوی اور چناب نے سینکڑوں دیہات کو ویران کر دیا ہے۔ بے شمار مخلوق خدا گھروں سے اُجڑ کر ٹیلوں اور دوسری محفوظ جگہوں پر پڑی ہے سامانِ خوراک، مویشی پانی کی نذر ہو گئے۔ فصلیں گل سڑ جائیں گی۔ سیلاب زدہ علاقوں میں ملیریا، ہیضہ اور دوسری موذی امراض کی وبائیں پھوٹ پڑیں گی۔ اور ابھی تو ساون کی ابتدا ہوئی ہے۔ ابھی پہاڑوں پر بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ خدا جانے آگے اور کیا آفت ٹوٹتی ہے۔"

(لولاک لائلپور - ۲۹ جولائی ۱۹۷۵ء)

(۸)

ایڈیٹر المنبر نے وزیر اعظم کے "سیلابی دوروں" پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے:-

"وزیر اعظم صاحب نے اپنے "سیلابی دوروں" میں بڑی تسلی سے یہ بات کہنا شروع کر دی کہ ۔۔۔ "لوگ

بھپرے ہوئے دریاؤں اور طوفانی بارشوں کا باہم متحد ہو کر مقابلہ کریں۔ زندگی میں اچھے دن بھی آتے ہیں اور بُرے بھی۔ ہر قسم کے حالات میں بحران کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور ہر آفت پر کامیابی سے قابو پانا چاہیئے" (مساوات ۷ جولائی)

یہیں یہاں کے اس ارشاد پر قرآن کریم کے بیان فرمودہ واقعہ طوفانِ نوحؑ یاد آ جاتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اس عذاب الٰہی سے ڈرنے اور خدا کی پناہ میں آنے کو کہا تو خود ان کے نافرمان بیٹے نے وہی بات ان کے جواب میں کہی تھی۔ بلکہ اس سے کم تر باغیانہ انداز میں جو آج ہم اپنے گرد و پیش سے بر روز سن رہے ہیں۔ اس سرکشی اور بغاوت کا انجام اس وقت پانی کی ایک لہر نے دکھا دیا تھا۔ پھر اس دھرتی پر ہوتے تاریخی عبرت کے کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ کیا اس کے بعد بھی کوئی گنجائش ہے کہ ہم جو اپنی مسلسل سرکشیوں، بغاوتوں اور نافرمانیوں کے سبب اس عذاب الٰہی کا ایک ہلکا سا عکس دیکھیں اور اس قسم کے کافرانہ دعوے کریں؟ کیا ہم ابنِ نوحؑ سے بھی زیادہ نافرمانی پر تلے ہوئے ہیں؟ کیا ہم اس کافر سے زیادہ بغاوت پر آمادہ ہو گئے ہیں کہ اپنی بداعمالی پر نظر نہ ڈالیں اور خدا کو مقابلہ کی دعوت دیں؟ سوچیئے اور غور کیجئے، کہیں ہم اس باغیانہ اندازِ فکر سے خدائے قہار کے غضب کا شکار ہو کر صفحاتِ تاریخ میں اُن قوموں کی مثال نہ بن جائیں جو اپنے اعمال کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں۔"

(المنیر لائل پور ۔ ۶ اگست ۱۹۷۵ء ۔ صفحہ ۲۳)

قارئین کرام! ان حوالہ جات سے موجودہ ہولناک طوفان کا نقشہ آنکھوں کے آگے آ جاتا ہے اور یہ اعتراف بھی سامنے آ جاتا ہے کہ یہ عذاب اور تباہی قوم کی بدکرداریوں اور بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ اب آخر میں ہم قرآن مجید کی ایک آیت کریمہ کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝" (سورہ توبہ ۔ ع ۱۶)

کہ کیا ان لوگوں کو نظر نہیں آتا وہ ہر سال ایک یا دو مرتبہ شدید عذاب میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔ مگر وہ پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت اختیار کرتے ہیں۔

ہماری دردمندانہ درخواست ہے کہ اہلِ پاکستان کو خاص طور پر توبہ کرنی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی آواز پر کان دھرنے چاہئیں تا اللہ تعالیٰ اس ملک کی حفاظت فرمائے۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین!

درخواستِ دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا لڑکا محمد یوسف میٹرک کے امتحان میں آزاد کشمیر تعلیمی بورڈ میں ۹۰۰ نمبروں میں سے ۶۹۲ نمبر حاصل کر کے اول آیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خادمِ دین بنائے۔ آمین!

(خواجہ محمد رمضان میرپور (آزاد کشمیر)

ایک دردمندانہ اپیل

؎ غفلت پہ غافلوں کی روتے رہے ہیں مرسل ——— اب اس زماں میں لوگو نوحہ نیا یہی ہے

برادرانِ اسلام! سب مسلمان زبانوں سے قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا قطعی اور یقینی کلام مانتے ہیں اس کی پیروی کو ذریعۂ نجات یقینی بھی سمجھتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول اور سب نبیوں کا سردار مانتے ہیں اور آپ کی اتباع کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ خدائے واحد و یگانہ پر ایمان کے بھی مدعی ہیں اسے حاضر و ناظر مانتے ہیں ——— اتنے بڑے ایمان کے دعویٰ کے باوجود عالمِ اسلام کی حالت نہایت اَبتر ہے۔ روحانی اور اخلاقی طور پر ہر جگہ مُردنی چھائی ہوئی ہے۔ امراء کی حالت بھی خراب ہے۔ علماء کی حالت بھی اَبتر ہے عوام بھی اسلام سے عملی طور پر کوسوں دُور ہیں۔ صرف اسلام کا نام باقی ہے حقیقتِ اسلام سے لوگ بیگانہ ہو چکے ہیں۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا سلوک بھی واضح ہے مختلف قسم کے جسمانی عذابوں میں مسلمان مبتلا ہیں۔ روحانی زندگی سے سراسر محروم نظر آتے ہیں۔ چند روز پیشتر ہفت روزہ چٹان لاہور میں ایک مضمون "**عذابِ الٰہی اور ہم**" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ لکھا ہے:۔

"گزری ہوئی قوموں میں صرف ایک ایک برائی تھی لیکن ہم میں تمام برائیاں اکٹھی ہو گئی ہیں اس لئے ہمیں کسی بڑے عذاب کے لئے تیار رہنا چاہیئے ——— میں اکثر سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے معاشرہ کو تباہ کرنے میں کیوں دیر کر رہا ہے ہم واقعی شدید عذاب کے مستحق ہیں۔" (چٹان ۔ ۲۵ اگست ۷۵ء)

موجودہ سیلاب اور گزشتہ سیلاب کو **طوفانِ نوح** قرار دیتے ہوئے اسی مضمون میں درج ہے کہ:۔

"گزشتہ اور موجودہ سیلاب کو **طوفانِ نوح** سے تشبیہ دی جا سکتی ہے کہ کس طرح حضرت نوح ؑ نے اپنی قوم کو اپنے رب کا پیغام پہنچانے کے طریقے اختیار کئے اور انہیں راہِ راست پر لانے کے لئے بہت جتن کئے۔ ان کو عذابِ خداوندی سے بھی ڈرایا کہ شاید قوم پیغامِ حق کو مان لے لیکن قوم نے ان کی ہدایت کو جھٹلایا۔"

(چٹان ۔ ۲۵ اگست ۷۵ء)

ہم دردمندل کے ساتھ برادرانِ اسلام سے عرض کرتے ہیں کہ ہم سب کو آیت کریمہ **وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا** (بنی اسرائیل ع ۲) پر غور کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم عذاب دینے سے پہلے اپنی طرف سے تنبیہہ کرنے کے لئے رسول مبعوث کیا کرتے ہیں تا لوگوں پر اتمامِ حجت ہو جائے۔ اسی الٰہی سنت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے:۔

"اے غافلو! تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے جس کی تم تکذیب کر رہے ہو۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۹)

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

ارادہ

محترم نسیم سیفی صاحب

—— میں کسی شہر میں بھی نہیں اجنبی
میں فضاؤں سے کچھ اتنا مانوس ہوں
میں ہواؤں سے جی میں آئے کہوں
اُن سے باتیں کروں
اُن کی آواز کی گونج میں اپنے نغمے بھروں
نوکِ خارِ مغیلاں سے میں آشنا
پھول کی پتیوں سے مرا رابطہ
ہے ازل سے ابد تک مری رہگذر
اور ہر راہ رو ہے میرا ہم سفر
میرے قلب و نظر
چاند تاروں پہ بھی ڈالتے ہیں اثر
میری سانسوں میں چلتے ہیں سیلِ رواں
میں بگولوں کو دیتا ہوں روحِ رواں
میری ٹھوکر میں ہے نت نیا اِک جہاں
رات ڈھلتی رہے وقت کٹتا رہے
غم کا بادل اُٹھے
اور اِس کرّہ ارض پہ
دم بدم چھائے اور چھا کے چھٹتا رہے

میں بدستور سورج کا ہم رنگ ہوں
میں سحر ساز ہوں میں شفق سوز ہوں
میں ہر اک آرزو کے لئے زیست آموز ہوں
میں کبھی امن ہوں میں کبھی جنگ ہوں
یہ سمندر ہے کم ظرف میرے لئے
ریگِ صحرا ہے اِک حرف میرے لئے
کیا خبر
کون سی منزلیں دیکھ کر
کس جگہ پہ کمند دل کو ڈالوں گا میں
اپنی کرنوں سے
کتنے اندھیرے اُجالوں گا میں
تم بھی میرے قدم سے ملاؤ قدم
اجنبیت کی دیوار کو توڑ دو
ہاتھ میں لے کے تم حوصلے کا عَلم
اپنا احساسِ کم مائیگی چھوڑ دو
اجنبی ہو نہ تم اور نہ میں اجنبی
کر سکو تم تو مجھ سے کرو دوستی۔

○

شذرات

۱۔ کویت میں شراب کی بوتلیں

روزنامہ امروز لاہور ۱۰ اگست نے کویت کی اسلامی
مملکت کے بارے میں بعنوان "کویت کی شرابی مچھلیاں" ذیل کی
خبر اپنے انداز میں شائع کی ہے۔ لکھا ہے:۔

"کویت کی ایک عدالت کے فیصلے کے مطابق
وسکی کی آٹھ ہزار بوتلیں سمندر میں لڑھکا دی
گئیں۔ یہ شراب ناجائز طور پر درآمد کی گئی تھی جبکہ
کویت میں شریعت اسلامی کے مطابق کسی کو
شراب نوشی کی اجازت نہیں ہے۔ اس کے باوجود
کویت میں شراب ناجائز طور پر درآمد ہوتی رہتی
ہے اور اس سے پہلے چار مرتبہ عدالت کے
فیصلے کے مطابق شراب کی ہزاروں بوتلیں
سمندر میں پھینکی جا چکی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ
کویت میں وسکی کی ایک بوتل خفیہ طور پر آٹھ
دینار میں فروخت ہوتی ہے۔
ظاہر بات ہے کہ وسکی کی آٹھ ہزار بوتلیں
سمندر میں لڑھکانے کی بجائے انڈیلی گئی ہونگی
یعنی بند بوتلیں سمندر میں پھینک دینے کی بجائے
کھول کر یا توڑ کر پھینکی گئی ہوں گی کیونکہ بند
بوتلوں کا سمندر میں سے باہر نکال لانا کوئی
مشکل کام نہیں ہے۔ جو لوگ سمندر کی تہہ سے
موتی نکال لاتے ہیں وہ وسکی کی بوتلیں کہاں
چھوڑیں گے۔ خاص طور پر جب انھیں فی بوتل
آٹھ دینار کے حساب سے تخمین ہزار دینار
کی توقع ہوگی۔ وہ تو جان پر کھیل جائیں گے
ان حالات میں اندیشہ یہی ہے کہ یہ آٹھ
ہزار بوتلیں کھول کر انڈیلی گئی ہیں"

الفرقان: کہاں وہ وقت تھا کہ اولین مسلمانوں نے حرمت
شراب کا حکم سن کر مٹکے توڑ دیئے اور شراب مدینہ کی گلیوں میں
بہہ رہی تھی۔ کہاں یہ وقت ہے کہ سلطنت کے رعب اور سزاؤں
کے باوجود "اسلامی مملکت" میں بھی شراب نوشی کا یہ عالم ہے
حقیقت یہ ہے کہ تزکیہ نفس کی بنیاد جس ایمان پر ہے وہ آج موجود
نہیں۔ دل یقین سے خالی ہیں اللہ کی ذات و صفات پر ایمان نہیں ہے۔

۲۔ "یہاں کفر کا نام اسلام رکھ دیا گیا ہے"

مکرم حکیم محمد سعید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ لکھتے ہیں:۔
"برصغیر کے مسلمانوں نے اپنے دشمنوں سے وعدہ
کیا تھا کہ وہ ایک نئی مملکت پاکستان بنائیں
گے اور اس مملکت کا قانون اللہ و رسول قرآن
ہوگا۔ تحریک پاکستان اور اس کی راہ کی ہر جدوجہد
اس وعدہ سے عبارت تھی کہ قرآن کی روشنی

میں مملکت اسلامیہ پاکستان کا دستور بنایا جائے گا اور یہ ہر لحاظ ہر شعبہ زندگی میں قرآن اور سنّت کو رہنما بنایا جائے گا............

.......ہم نے وعدہ کیا تھا اور اعلان کیا تھا کہ ہم پاکستان میں قرآن اور سنّت کو رہنما بنائیں گے

..........انتہا یہ ہے اور بڑی دردناک، اندوہناک اور شرمناک انتہا یہ ہے کہ آج یہاں کفر کا نام اسلام رکھ دیا گیا ہے! چند ہی دن پہلے کی بات ہے کہ پارلیمان میں ایک وزیر ارشاد فرما رہے تھے کہ پاکستان ٹیلی ویژن تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔"

(ماہنامہ نوائے وقت۔ لاہور۔ ۷ اگست ۱۹۷۵ء)

الفرقان: کفر کا نام اسلام رکھنے کے ساتھ ہی یہاں اسلام کو کفر قرار دے دیا گیا۔ اُلٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ یہ بات امید افزا اور خوشی کی ہے کہ ہنوز اس ملک میں درد مند مسلمان موجود ہیں جو کلمہ حق کہہ سکتے ہیں۔

۳۔ علماء اسلام کا سچا نمونہ پیش کریں!

ہفت روزہ لولاک لائلپور راوی ہے کہ:۔

"شیخ عبدالعزیز المبارک نے علماء کرام کو صحیح طور پر متوجہ کیا کہ وہ اپنے قول و فعل سے اسلام کا سچا نمونہ پیش کریں اور اسلام کی دعوت تمام دنیا کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے سامنے احسن طریقہ سے پیش کریں۔"

(لولاک۔ ۲۹ جولائی ۱۹۷۵ء)

الفرقان: اس زمانہ کے علماء کے قول و فعل کا تضاد دور ہونا ناممکن ہے۔ اگر یہ دور ہو جائے تو بلاشبہ بہت بڑا انقلاب آسکتا ہے۔ اسلام کا سچا نمونہ پیش کرنے کی ان سے توقع رکھنا بھی محض عبث ہے۔ دعوتِ اسلام کا "احسن طریقہ" تو دلائل و براہین، اخلاقِ فاضلہ، اور آسمانی نشانات ہیں اور ان سب امور سے موجودہ علماء سراسر محروم ہیں۔ تاہم شیخ عبدالعزیز نے اچھا کیا کہ علماء پاکستان کو اس طرف توجہ دلادی ہے۔

۴۔ برطانیہ میں اسلامی میلہ

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۶ جولائی ۷۵ء کی خبر ہے کہ:۔

• برطانیہ میں آج کل عالم اسلام فیسٹول کے لئے بڑے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں یہ فیسٹول جس کا اصل مقصد عالم اسلام کی ثقافت کو مغربی دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے اگلے سال اگست سے لندن میں شروع ہوگا اور اکتوبر تک برطانیہ کے مختلف شہروں میں **اسلامی ممالک کی ثقافتی زندگی کی جھلکیاں پیش کی جائیں گی اور نمائشوں کا** اہتمام کیا جائے گا جن میں کلام مجید کے نادر نسخوں، اسلامی فنونِ لطیفہ، اسلامی سائنس اور ٹیکنالوجی، اسلامی ممالک کے سازِ موسیقی، مصوری، قالین اور برتن وغیرہ پیش کئے جائیں گے۔ **اسلامی ملکوں**

کی موسیقی کے ڈھائی سو سازوں میں پاکستان کے بھی ساز شامل ہونگے اور لندن میں اس فیسٹول کے سلسلہ میں اسلامی موسیقی کی جو محفلیں منعقد ہوں گی ان میں عرب ممالک، ترکی، ایران کے فن کاروں اور موسیقاروں کے ساتھ پاکستانی فن کار بھی شامل ہوں گے۔"

الفرقان: کیا لاکھوں پونڈ خرچ کر کے مسلمان ملکوں کی ثقافتی زندگی کی جھلکیاں اور موسیقی کے سازندوں کو برطانیہ میں پیش کرنا اشاعت اسلام ہے؟ کیا اس طریق سے اسلام کے حق میں فضا پیدا ہو سکتی ہے؟ خدارا ذرا غور فرمائیں!

۵۔ سوچئے ایسا کیوں ہے؟

روزنامہ نوائے وقت لکھتا ہے:۔

"پاکستان کو قائم ہوئے ۲۸ سال گزر گئے ہیں لیکن اس طویل مدت میں نہ ہمارا ملک اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکا ہے اور نہ ہم دوسری آزاد قوموں کی طرح آزادی کی نعمت سے کوئی فائدہ اٹھا سکے ہیں بلکہ ہمارا جو حال غلامی کے دنوں میں تھا اب اس سے بھی بدتر ہو گیا ہے علیحدہ آزاد ملک حاصل کرنے کے باوجود ہم دنیا میں ذلیل و رسوا ہیں اور آزاد قوم بن جانے کے باوجود بھی آزاد قوموں کے درمیان ہمیں عزت کا مقام نہیں مل سکا......... ہمارا ہر دن پہلے سے زیادہ خراب ہوتا جا رہا ہے اور ہماری ہر رات ہمارے مستقبل کو تاریک کرنے والی بن کر آتی ہے۔ سوچئے ایسا کیوں ہے؟"

(نوائے وقت۔ ۱۴ اگست ۱۹۷۵ء)

الفرقان: ظاہر ہے کہ اس زبوں حالی کی یہی وجہ ہے کہ دین پر عمل کرنے سے لوگ برگشتہ ہو گئے ہیں اور جو نظام وحدت مسلمان کہلانے والوں میں قائد اعظم مرحوم نے قائم کیا تھا، اسے پارہ پارہ کر دیا گیا ہے اب ذلت و رسوائی حاصل نہ ہو تو اور کیا ہو؟

۶۔ احمدیوں کو "غیر مسلم" ٹھہرانے کی رٹ غیر آئینی ہے

اسلام آباد کے ایک سینئر ایڈووکیٹ نے فاضل مدیر لاہور کو لکھا ہے:۔

"حقیقت یہ ہے کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے آئین میں جو ترمیم کی ہے اس میں احمدیوں یا قادیانیوں کو "غیر مسلم" (NON MUSLIM) ہرگز قرار نہیں دیا گیا بلکہ صرف یہ کہا گیا ہے کہ اس فرقہ کے لوگ قانون اور آئین کی اغراض کے لئے "مسلم نہیں" (NOT MUSLIM.) ہیں گویا دیگر تمام اغراض (مذہبی، معاشرتی، تہذیبی، علمی، مجلسی وغیرہ) کے لئے وہ "مسلم" ہی متصور ہوں گے اور ان کی یہ حیثیت قومی اسمبلی کو تسلیم ہے۔ دوسرے لفظوں میں قومی

اسمبلی کی یہ ترمیم بھی احمدیوں کے "مسلم" ہونے کی توثیق کرتی ہے سوائے دو اشخاص کے۔ اگر جذبات اور ذاتی خواہشات کو ایک طرف رکھ کر "نان مسلم" (NON MUSLIM) اور "ناٹ مسلم" (NOT MUSLIM) کے الفاظ پر سنجیدگی سے غور کیا جائے تو ان دونوں میں فرق سمجھ میں آ جانا چنداں مشکل نہیں لیکن افسوس ہے کہ اس فیصلے سے دلچسپی رکھنے والے بیشتر حلقوں نے خواہ مخواہ لفظ "غیر مسلم" کی رٹ لگا رکھی ہے۔"

(لاہور ۔ ۸ اگست ۱۹۷۵ء)

الفرقان: احمدی مسلمان تو ہر حال میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے اور قرآنی شریعت کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں اور اپنے مالوں اور جانوں کو اشاعت اسلام کے لئے قربان کر رہے ہیں۔ مگر حیرت ہے کہ ادعاء علم کے باوجود معاند لوگ کس قدر فتنہ پرور رٹ لگائے رہتے ہیں۔

۷۔ "ہماری قوم مسلمان کہلانا چھوڑ دے"

نوائے وقت میں "معاشرے کا بگاڑ اور ہم" کے زیر عنوان ایک مضمون میں لکھا گیا ہے کہ:۔

"جب پاکستان معرض وجود میں آیا تھا تو ہم نے بھی اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ ہم پاکستان کو مثالی ریاست بنائیں گے اور اس ارض پاک پر اسلامی قوانین نافذ کریں گے لیکن ربع صدی گزرنے تک ہم عہد شکنی کرتے رہے ہیں جس کا نتیجہ لازمی طور پر ہماری رسوائی پر ہی منتج ہونا تھا اور ہمیں آنے والی نسلوں کے لئے نشانِ عبرت بنا تھا سوچتا ہوں اور شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہوں کہ میری قوم ایسی تو نہیں تھی میری قوم کو کیا ہو گیا ہے؟ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ ہماری منزل کون سی ہے؟ لاتعداد سوالات ہیں جن کا کوئی جواب نہیں ہے آخر سوچ سوچ کر میرا ذہن اس موڑ پہ آ کر ٹھہر جاتا ہے کہ میری قوم اپنا کام بدل دے یا کم از کم اپنا نام بدل دے اور مسلمان کہلانا چھوڑ دے کیونکہ ہمارے اعمال میں مسلمانی کی ذرہ بھر رمق بھی نہیں رہی ہے۔"

(نوائے وقت لاہور ۔ ۲ جون ۱۹۷۵ء صفحہ ۶ کالم ۸)

الفرقان: اگر لوگ اس طرح غور کریں اور خدا ترسی سے کام لیں تو یقیناً اصلاح کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

۸۔ ۷۵ کروڑ مسلمان ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔

امیر جماعت اسلامی لاہور نے کہا کہ:۔

"ایک وقت تھا کہ مٹھی بھر مسلمانوں سے قیصر و کسریٰ کے بادشاہ بھی مرعوب تھے آج ہم ہیں کہ ۷۵ کروڑ کی تعداد میں ہوتے ہوئے بھی ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ اس کی صرف ایک وجہ ہے کہ ہم نے خدا کے دین

کو پس پشت ڈال دیا ہے تو خداوند قدوس نے ہماری طرف سے توجہ ہٹالی ہے ہمیں چاہیئے کہ سربسجود ہو کر اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں اور آئندہ خدا کے دین کو عملی طور پر نافذ کرنے کی جدوجہد کا عہد کریں۔"

(نوائے وقت لاہور۔ ۱۷ جولائی ۱۹۷۵ء)

الفرقان: غور فرمائیں کہ جب ہزارہا علماء و مشائخ کی موجودگی میں ان کی حالت اس حد تک خراب ہو گئی ہے تو اب اس کا علاج آسمانی مصلح کی آمد کے بغیر کس طرح ہو سکتا ہے کیا آپ لوگ سنتِ الٰہیہ سے بالکل غافل ہو چکے ہیں؟

۹۔ مسلمانوں کا مشترکہ پلیٹ فارم

روزنامہ نوائے وقت لکھتا ہے کہ:۔

"مسلمانوں کی ترقی اور دنیا میں سربلندی کا ایک ہی نسخہ ہے اور وہ اسلام ہے ہمیں اسی اسلام کو نافذ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسلام میں بریلوی۔ دیوبندی وہابی۔ شیعہ۔ سنی اور مقلد اور غیر مقلد کے جھگڑے نہیں ہیں جس طرح پاکستان قائم کرنے کے لئے سارے مسلمانوں نے مشترکہ پلیٹ فارم بنایا اور متحدہ کوشش کی تھی اسی طرح اسلام نافذ کرنے کے لئے بھی سارے مسلمانوں کو مشترکہ کوشش کرنی چاہیئے۔"

(نوائے وقت لاہور۔ ۴ اگست ۱۹۷۵ء)

الفرقان: مسلمانوں کے جس مشترکہ پلیٹ فارم کے ذریعہ پاکستان قائم ہوا تھا اس میں ہر کلمہ گو کو مسلمان قرار دیا گیا تھا احمدیوں کو بھی مسلمان تسلیم کیا گیا تھا۔ قائداعظم مرحوم نے فتنہ پرور مولویوں کی دال گلنے نہ دی تھی اور پاکستان قائم کیا تھا مگر اب ....

ایک دردمندانہ اپیل۔ بقیہ صفحہ (۹)

معاصر چٹان کے مقالہ میں مسلمانوں کو عذاب شدید کا مستحق ٹھہراتے ہوئے تعجب کا اظہار کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معاشرہ کو تباہ کرنے میں دیر کیوں کر رہا ہے یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنی آخری گرفت سے پیشتر وقفے وقفے سے اس لئے عذاب بھیجا کرتا ہے تا لوگ رجوع کر لیں۔ فرمایا:۔

"وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا ۖ وَأَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ"

یہی موقعہ ہے کہ تمام لوگ حق کی طرف رجوع کریں اور نیک اعمال اختیار کریں تا عذاب شدید سے بچائے جائیں جب قومیں چھوٹے چھوٹے عذابوں سے عبرت حاصل نہیں کرتیں تو ایک دن تباہ کن عذاب بھی آجاتا ہے آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرعونیوں کا ذکر فرمایا کہ جب انھوں نے چھوٹے عذابوں سے رجوع الی اللہ نہ کیا تو آخر تباہ کر دیئے گئے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ!

O

جو خاکِ رہِ مصطفٰےؐ ہو گیا ہے

جناب مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی

ملائک سے بھی وہ سوا ہو گیا ہے　　　جو خاکِ رہِ مصطفٰےؐ ہو گیا ہے
بشانِ حَکَم جس کو ہونا تھا مہدی　　　بلطفِ خدا میرزا ہو گیا ہے
زباں جس کی گوہر فشانی میں یکتا　　　قلم جس کا معجز نما ہو گیا ہے
وہ پھوٹے ہیں دنیا میں قرآں کے چشمے　　　کہ ایماں کا جنگل ہرا ہو گیا ہے
دعا کے لئے ہاتھ اٹھیں نہ اٹھیں　　　درِ استجابت تو وا ہو گیا ہے
زباں بھی مسلماں، نظر بھی مسلماں　　　اگر نفسِ دوں زیرِ پا ہو گیا ہے
وہی قطبِ دیں ہے وہی غوثِ اعظم　　　جو مستِ مئے اتقا ہو گیا ہے
نہ جچتی تھی پہلے بھی انساں کی قیمت　　　یہ موتی تو اب بے بہا ہو گیا ہے
یہ کیا کم ہے تاثیرِ دردِ محبت　　　کہ نا آشنا۔ آشنا ہو گیا ہے

مبشر وہی ہے عبادت کا حاصل
جو سجدہ بنامِ خدا ہو گیا ہے

○

سورۃ اعراف ع ۳

البیان

قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ مختصر تفسیری حواشی کیساتھ

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِیْشًا ط

اے اولاد آدمؑ! ہم نے تمہارے لئے ایسا لباس بھی نازل کیا ہے جو تمہارے ننگ کو ڈھانپتا ہے۔ اور زینت والا

وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیْرٌ ط ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ

لباس بھی اتارا ہے۔ تقویٰ کا جو لباس ہے وہی سب سے بہتر ہے۔ یہ امر خدا کے نشانات میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت

یَذَّكَّرُوْنَ ○ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ

حاصل کریں اے آدم زادو! شیطان تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کردے جس طرح اس نے تمہارے ماں

اَبَوَیْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ یَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِیُرِیَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ط

باپ کو جنت سے نکلوادیا تھا۔ وہ ان کا لباس ان سے اتروا رہا تھا تا ان کا ننگ یا کمزوریاں ان پر ظاہر کردے

تفسیر: اس رکوع میں چھ آیات ہیں۔ اس رکوع میں تین مرتبہ بنی آدمؑ کا لفظ وارد ہوا ہے۔ آدمؑ کے بیٹوں کو خطاب کیا گیا ہے۔ یہ خطاب کسی خاص زمانہ کے لوگوں تک محدود نہیں بلکہ از ابتداء تا انتہا تمام نسلِ آدمؑ اس کی مخاطب ہے اور جو احکام دیئے گئے ہیں۔ اور ان کے لئے جن وعدوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ سارے آدم زادوں سے متعلق ہیں۔ سارے زمانوں کی نسلِ آدمؑ کے لئے ہیں۔ اس سے بالبداہت ثابت ہوا۔ پھر اگلے رکوع میں آیت یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (اعراف ع ۴) میں بھی لفظ بنی آدم سب آدم زادوں کے لئے ہے۔ یہ استدلال درست

إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ إِنَّا جَعَلْنَا

یاد رکھو کہ شیطان اور اس کے چیلے چانٹے تم پر ایسی جگہ سے نظر رکھتے ہیں جس جگہ سے تم ان کو نہیں دیکھتے ہم نے شیاطین

الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ○ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً

کو ان لوگوں کا دوست بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے وہ لوگ جب کسی بےحیائی کا ارتکاب کرتے

قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ

ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایسا ہی کرتے پایا ہے اور اللہ نے ہی ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ اے رسول! تو کہہ

لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○

دے کہ اللہ تعالیٰ تو کبھی بےحیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ تعالیٰ پر وہ بات کہتے ہو جس کو تم نہیں جانتے؟

قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ

اے رسول! اعلان کر دے کہ میرے رب نے انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی پوری توجہ قائم کرو۔ اور

مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ

اللہ تعالیٰ کی پوری اخلاص سے اطاعت کرتے ہوئے اسی سے دعائیں کرو۔ اُس نے جس طرح تمہیں شروع میں پیدا

کیا تھا۔ ایک خاص زمانہ کے بعد آدم اُمت میں مخاطب ہیں۔ اس رکوع کی پہلی آیت میں لباس اور ریش کے نازل کرنے کا ذکر ہے جس سے عام لباس اور خاص زینت کا لباس مراد ہے۔ عام لباس انسانی ننگ ڈھانکنے کا ذریعہ ہے اور ریشاً زینت کا لباس ہوتا ہے۔ نزول سے مراد دنیا میں سے بنائے اور بیلے سلائے کپڑے آسمانوں سے اتارنا ہرگز مراد نہیں ہے بلکہ درحقیقت نزول کا لفظ اس پیدائش کے لئے استعمال ہوا ہے جو خاص اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے۔ فرمایا أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ (الواقعہ ع) کیا کھیتیاں تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ آیت زیر تفسیر میں جسمانی لباس کے ساتھ لباس تقویٰ کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ دوسری آیت میں سب فرزندان آدم کو شیطان لعین کی اتباع کی وسوسہ اندازی سے چوکس رہنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ فرمایا کہ شیطان وہ جو وادر طاقت ہے جو شروع سے ... نے ... اپنی وسوسہ اندازی سے آدم و حوا کو جنت (ایک آرام گاہ) سے نکلوا دیا تھا۔ وہ اب سب آدم زادوں

تَعُودُونَ ۝ فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۚ

گیا تھا اسی طرح تم عود کرو گے — اُس نے ایک گروہ کو ہدایت دی — اور ایک گروہ پر گمراہی ثابت ہو گئی

إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیاطین کو اپنا دوست بنا لیا ہے — اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت

مُّهْتَدُونَ ۝ يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا

یافتہ ہیں۔ — اے آدم کے بیٹو! — ہر مسجد میں جاتے وقت ستھرا لباس پہنو اور اپنی زینت کو اختیار کرو حلال رزق

وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۝ ع ۳

کھاؤ اور پیو۔ اسراف نہ کرو — اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں سے پیار نہیں کرتا

کے دسیلے اضلال ہے۔ کیونکہ استدلال درحقیقت خامیوں اور کمزوریوں کے اظہار سے کیا ہے۔ فرمایا جو لوگ خود بے ایمان ہیں درحقیقت شیطان کی دوستی انہی لوگوں سے ہوتی ہے۔ **تیسری آیت** میں بے ایمان لوگوں کے استدلال کی ایک مثال یوں بیان فرمائی کہ وہ بدی اور گناہ خود کرتے ہیں مگر اسے باپ دادوں کی تقلید قرار دے دیتے ہیں بلکہ یہاں تک کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہی ہمیں یہ حکم دیا ہے۔ جواباً فرمایا کہ ان سے کہو کہ بدی اور بے حیائی کا حکم خدائے قدوس تو نہیں دے سکتا اس کی پاک ذات سے ایسا حکم محال ہے اس لئے تمہارا یہ بیان سراسر بے بنیاد ہے۔
چوتھی آیت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام تو یہ ہیں کہ تم انصاف سے کام لو اور باقاعدہ نمازیں پڑھتے رہو اور پورے خلوص سے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو۔ آیت کے حصہ "كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ" میں قیامت کی طرف بھی اشارہ ہے اور اس کا یہ مفہوم بھی نکلتا ہے کہ تم آخر کار فطری صلاحیت کی طرف لوٹ آؤ گے۔ **پانچویں آیت** میں دو گروہوں کا ذکر ہے (۱) ہدایت یافتہ جماعت (۲) گمراہ ہونے والے لوگ۔ فرمایا کہ گمراہ لوگ اللہ ایسی عظیم ہستی کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا مددگار اور دوست قرار دے لیتے ہیں پھر بھی یہ لوگ اپنے آپ کے ہدایت پر ہونے کا گمان کریں تو ان سے جاہل تر کون ہے؟ **چھٹی آیت** میں پھر آدم زادوں کو مساجد میں خلوص سے عبادت بجا لانے کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ کی عطا کردہ چیزوں کو کھانے اور پینے کی ہدایت دی گئی ہے البتہ اسراف، فضول خرچی اور بے جا استعمال سے منع فرمایا کیونکہ یہ طریق اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

○

تیس۳۰ دجّال

حدیثِ نبویؐ اور اس کا ظہور

محترم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے

سوال: مکرم شمیم احمد صاحب محمود لائلپور نے لکھا ہے کہ:-

"رسالہ الفرقان میرے پاس آتا ہے۔ دوسرے لوگ بھی پڑھتے ہیں ایک صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد تیس جھوٹے نبی آئیں گے ان کی فہرست الفرقان میں شائع کی جائے۔"

اس سوال کا جواب مع **فہرست** درج ذیل ہے۔ ——— (ایڈیٹر)

دجّال: مادہ دَجَلٌ ہے اور یہ مبالغہ کا صیغہ ہے اس کے معنی ہیں حقیقت کو چھپانے والا۔ سب سے بڑا دھوکہ باز اور چالباز۔ لغت کی مشہور کتاب لسان العرب کی رو سے مادہ دَجَلٌ کے اصل معنی ہیں غطّٰی یعنی کسی معاملہ کو خلط ملط کر دینا۔ تلبیس یعنی شیطانی چالوں سے دوسروں کو دھوکہ اور شک میں ڈال دینا۔ تمویہ یعنی ملمع سازی اور حقیقت کو چھپانا اور کذب یعنی جھوٹ بولنا اور غلط بیانی کرنا ہیں۔ گویا دجّال ایسے شخص یا گروہ کو کہتے ہیں جس میں یہ تمام اوصاف پائے جاتے ہوں۔

المسیح الدجال کے متعلق علماء نے اختلاف کیا ہے لسان العرب میں اس سے مراد جھوٹا مسیح لیا گیا ہے اور اس کا دجّال اس کی جادوگری، شعبدہ بازی اور کذب و مکر و فریب قرار دیا گیا ہے۔

ابن سیدہ کے نزدیک المسیح الدجال ایک یہودی ہوگا جو اس امت کے آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا وہ حق کو باطل سے ملا دے گا۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ ربوبیت کا دعویٰ کرے گا۔ ابو عمرو کے نزدیک الدجال المموّہ یعنی سب سے زیادہ ملمع ساز جھوٹا شخص دجّال کہلاتا ہے۔

دجّال اور دجّالہ ایسے بڑے گروہ کو بھی کہتے ہیں جو تعداد میں بہت بڑا ہو اور نواح و اطراف میں پھیلا ہوا ہو۔ بعض نے اس کے معنی ایسے گروہ کے کئے ہیں جو تجارتی مال لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے قبل تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی امتوں کو ایسے لوگوں سے ڈرایا اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کو اس گروہ سے ڈرایا اور ان سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ صحیح حدیث میں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:—

"آخری زمانہ میں دجال یعنی جھوٹے اور
ملمع ساز لوگ پیدا ہوں گے۔ ان سے
بچنے کی کوشش کرنا۔"

نیز احادیث میں مذکور ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہت سے دجّال پیدا ہوں گے جو نبوّت کے دعویدار ہوں گے۔ بعض روایات میں ایسے لوگوں کی تعداد تیس[۳۰] بیان ہوئی ہے۔

علماء سلف کے نزدیک روایات میں دجالوں کی بیان تعداد پوری ہو چکی ہے چنانچہ امام ابی عبداللہ محمد بن خلفۃ الوشتانی المالکی متوفی ۸۲۷/۸۲۸ھ نے اپنی کتاب اکمال اکمال المعلم شرح صحیح مسلم اور امام ابی عبداللہ محمد بن محمد بن یوسف السنوسی المتوفی ۸۹۵ھ نے اپنی کتاب شرح مکمل اکمال الاکمال میں اس کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:—

"هٰذَا الْحَدِيْثُ ظَهَرَ صِدْقُهٗ
فَاِنَّهٗ لَوْ عُدَّ مَنْ تَنَبَّأَ مِنْ
زَمَنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَى الَّذِیْ بَلَغَ هٰذَا الْعَدَدَ۔"

(اکمال اکمال المعلم، مکمل اکمال الاکمال۔ جلد ۷ صفحہ ۲۵۸)

چنانچہ علماء سلف کے ایسے اشخاص کی نشاندہی کی ہے جنہوں نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت یا الوہیت کا دعویٰ کیا۔ قارئین کے ازدیاد علم کے لئے ان کی فہرست ذیل میں دی جارہی ہے۔ یہ فہرست سابقہ کتب علماء سے ماخوذ ہے:—

(۱) **اسود عنسی**: اس کا اصل نام عبہلہ بن کعب ہے اس کو ذو الخمار یعنی اوڑھنی والا (کہ ہر وقت سر چادر سے چھپائے رکھتا تھا) اور ذو الحمار (گدھے والا۔ کہ اپنے گدھے کو سدھا رکھا تھا جب اسے اشارہ کرتا وہ اس کے سامنے سجدہ کرتا) بھی کہا جاتا تھا۔ صنعاء کا رہنے والا تھا۔ اس نے یمن میں دعویٰ نبوت و الوہیت کیا۔

(۲) **مسیلمہ کذاب**: وفد بنو حنیفہ میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حضور حاضر ہو کر اسلام قبول کیا بعد میں مرتد ہو کر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مقابلہ پر نبوت میں شرکت کا دعویٰ کیا۔ زنا اور شراب کو جائز قرار دیا اور نماز کو ساقط۔ اس کا اصل نام ابو ثمامہ بن کبیر بن حبیب تھا۔ اہل یمامہ میں سے تھا۔

(۳) **ابن صیّاد**: اس کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دجّال قرار دیا تھا۔

(۴) **طلیحہ بن خویلد اسدی**: نبوت کا دعویٰ کیا بعد میں تائب ہو گیا۔

(۵) **سجاح بنت سوید بن یربوع**: قبیلہ بنی تمیم سے تھی۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا بعد میں مسیلمہ سے شادی کر لی۔ معاویہ کے زمانہ میں حلقہ بگوش اسلام

ہوگئی

(۶) ابن زبیر اور عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں مختار بن عبید ثقفی نے دعویٰ کیا کہ اس پر وحی کا نزول ہوتا ہے اپنے آپ کو "مختار رسول اللہ" کا لقب دیتا تھا۔

(۷) متنبی: ابوالطیب محمد بن حسین بن حسن بن مرۃ بن عبدالجبار مشہور شاعر۔ بعد میں تائب ہوگیا۔

(۸) بنو عباس کے زمانہ میں بہت سے افراد نے نبوت کا دعویٰ کیا جن میں سے ایک شخص بہبود نامی بھی تھا جو کہ زنجی فتنہ کا قائد تھا اور معتمد باللہ کے زمانہ میں اس کا خروج ہوا۔

(۹-۱۰) مکتفی باللہ کی خلافت کے ایام میں یحییٰ الکرو قرمطی نے دعویٰ نبوت کیا اور اس کے بعد اس کے بھائی حسین نے دعویٰ کیا۔

(۱۱) عیسیٰ بن مہرویہ نے دعویٰ کیا کہ یٰاَیُّھَا المُدَّثِّر میں مدثر سے مراد وہی ہے۔

(۱۲) مقتدر باللہ کے زمانہ میں ابو طاہر قرامطی نے دعویٰ کیا۔

(۱۳) راضی باللہ کی خلافت کے ایام میں ایک شخص محمد بن علی الشلمغانی المعروف بابن ابی العزاقر نے الوہیت کا دعویٰ کیا نیز مردہ زندہ کرنے کا دعویٰ کیا۔ اپنے ہی لوگوں کے ہاتھوں قتل ہوا

(۱۴) مطیع باللہ کی خلافت کے ایام میں تناسخ کے قائلین میں ایک نوجوان نے دعویٰ کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روح اس میں منتقل ہوگئی ہے اور اس کی بیوی میں حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی روح منتقل ہوئی ہے

(۱۵) ۴۹۹ھ مستظہر کی خلافت کے ایام میں نہاوند میں ایک شخص نے دعویٰ کیا اور کافی لوگ اس کے متبع ہوگئے۔

(۱۶) مغرب میں بھی بہت سے لوگ ہوئے ان میں سے ایک شخص لا نامی تھا جس کا یہ دعویٰ تھا کہ حدیث "لَانَبِیَّ بَعْدِیْ" میں لا سے مراد نفی نہیں بلکہ اس سے مراد لا نامی شخص ہے۔ یعنی لا مبتدا ہے اور نبی اس کی خبر ہے یعنی لا نبی کا نام ہے جو میرے بعد ہوگا۔

(۱۷) اہل مغرب میں ایک شخص غازاری ساحر تھا جو مالقہ میں ظاہر ہوا۔

(۱۸) اہل مغرب میں سے ہی ایک عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا جب اس سے کہا گیا کہ حدیث یہ ہے "لَانَبِیَّ بَعْدِیْ" تو اس نے جواب دیا "لَانَبِیَّۃَ بَعْدِیْ" نہیں کہا گیا۔

(۱۹) بیت المقدس میں ایک یہودی نے دعویٰ کیا کہ وہ مسیح بن مریم ہے بعد میں مسلمان ہوگیا۔

(۲۰) ایک اور مرد نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جو قتل ہوگیا

(۲۱) دسویں صدی ہجری میں ہندوستان میں اکبر بادشاہ ظاہر ہوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے دعویٰ نبوت بلکہ خدائی کا دعویٰ کیا۔

(۲۲) رتن ہندی: اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ ساتویں صدی ہجری

کے شروع میں ہوا۔

(۲۳) منجملہ مدعیان نبوت ایک شخص اسحاق اخرس جو اصفہان میں سفاح کی خلافت کے آخری ایام میں ظاہر ہوا۔

(۲۴) فارس بن یحییٰ ساباطی نے معزّ الدولہ کے عہدِ خلافت میں نبوت کا دعویٰ کیا۔

(۲۵) شام میں ایک راعی (چرواہا) نے نبوت کا دعویٰ کیا اور موسیٰ علیہ السلام کی طرح سونٹے کو سانپ بنانے کا شعبدہ دکھانے کا مدعی تھا۔

(۲۶) مامون کے عہد میں عبداللہ بن میمون بن مسلم بن عقیل نے دعوئ نبوت کیا۔

(۲۷) بعض لوگ علم غیب بیان کرنے کے دعویدار تھے ان میں سے ایک ——— حسین بن منصور حلاج ہیں جنہیں علم کیمیا میں دسترس تھی اور عجوبے دکھاتے تھے لیکن ان کے بارے میں اختلاف ہے اکثر کے نزدیک یہ ساحر و کاہن تھے۔ بعض مشائخ نے انہیں اولیاء میں شمار کیا ہے۔ واللّٰہ اعلم بحالہٗ ومآلہٗ۔

(۲۸) ابن مقنع نے مہدی عباسی کے زمانہ میں دعوئ نبوت کیا۔

(۲۹) محمد بن نصیر نمیری نے نبوت کا دعویٰ کیا۔

(۳۰) ۲۰۵ ہجری میں بابک نے ولایات امامیہ میں دعوئ نبوت و پیغمبری کا کیا۔

(تفصیل کے لئے دیکھیں حجج الکرامہ از نواب صدیق حسن خان بھوپالی و مدعیان نبوت و مہدویت تالیف عبد القادر الدولہ مطبوعہ مطبع فردوسی ۱۳۲۱ھ)

المسیح الدّجال

یعنی وہ دجّال جس کا مقابلہ امام مہدیؑ کے ساتھ ہونا قرار دیا گیا ہے۔ اس سے مراد کوئی ایک خاص فرد نہیں ہے بلکہ جیسا کہ حضرت مہدی معہود علیہ السلام نے اس کی تشریح فرمائی ہے۔ اس سے مراد عیسائی پادریوں کا وہ گروہ ہے جو کثرت دنیا میں ڈیرا جمائے ہوئے ہیں اور ایک انسان کو خدا بناتے اور شریک فی التوحید قرار دیتے کی تبلیغ میں قسما قسم کی چالبازی، ملمع سازی، کذب بیانی اور دھوکہ دہی سے کام لیتے ہیں اور دنیا کو خالقِ حقیقی کے بتائے ہوئے "صراطِ مستقیم" اور "راہِ نجات" (اسلام) سے دور لے جانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ چنانچہ حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں:—

"دجّال ایک شخص کا نام نہیں۔ لغت عرب کی رو سے دجّال اس گروہ کو کہتے ہیں جو اپنے تئیں امین اور متدیّن ظاہر کرے مگر دراصل نہ امین ہو نہ متدیّن ہو بلکہ اس کی ہر ایک بات میں دھوکہ دہی اور فریب دہی ہو اور یہ صفت عیسائیوں کے اس گروہ میں ہے جو پادری کہلاتے ہیں اور وہ گروہ جو طرح طرح کی کلوں اور صنعتوں اور خدائی کے کاموں کو اپنے ہاتھ میں لینے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں جو یورپ کے فلاسفر ہیں۔ وہ اس وجہ سے دجال ہیں کہ خدا کے بندوں کو اپنے کاموں سے اور نیز اپنے بلند دعوؤں سے اس دھوکا میں

ڈالتے ہیں کہ گویا کارخانۂ خدائی میں اُن کو
دخل ہے اور پادریوں کا گروہ اس وجہ سے
نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ لوگ اصل
آسمانی انجیل کو گم کر کے محرّف اور مغشوش
مضمون بنام نہاد ترجمۂ انجیل کے دنیا میں
پھیلاتے ہیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۴۴ حاشیہ)

پھر فرماتے ہیں:—

"دجال بہت گزرے ہیں اور شاید آگے
بھی ہوں۔ مگر وہ دجال اکبر جن کا دجل
خدا کے نزدیک ایسا مکروہ ہے کہ قریب
ہے جو اس سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو
جائیں یہی گروہ مشتِ خاک کو خدا بنانے
والا ہے۔ خدا نے یہودیوں اور مشرکوں
اور دوسری قوموں کے طرح طرح کے دجل
قرآن شریف میں بیان فرمائے مگر یہ عظمت
کسی کے دجل کو نہیں دی۔ اس دجل سے
آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتے ہیں۔ پس جس
گروہ کو خدا نے اپنے پاک کلام میں دجّالِ
اکبر ٹھہرایا ہے ہمیں نہیں چاہیے کہ اس
کے سوا کسی اور کا نام دجال اکبر رکھیں۔
نہایت ظلم ہوگا کہ اس کو چھوڑ کر کوئی اور
دجال اکبر تلاش کیا جائے۔
یہ بات کسی پہلو سے درست نہیں
ٹھہر سکتی کہ دجال کے پادریوں کے سوا کوئی
اور بھی دجال ہے جو اُن سے بڑا ہے
کیونکہ جب کہ خدا نے اپنے کلام میں سب
سے بڑا یہی دجال بیان فرمایا ہے تو
نہایت بے ایمانی ہوگی۔ کہ خدائی کلام
کی مخالفت کر کے کسی اور کو بڑا دجّال
ٹھہرایا جائے۔"

(انجام آتھم۔ صفحات ۴۶-۴۷)

○

کیا خوب عقیدہ ہے

"یہ لوگ اب تک آسمانی گورنمنٹ کے باغی ہیں
خدا کے نشانوں کو نہیں دیکھتے امتِ ضعیفہ
کی ضرورت پر نظر نہیں ڈالتے صلیبی غلبہ کا
مشاہدہ نہیں کرتے اور ہر بعد ارتداد کا گرم بازار
دیکھ کر ان کے دل نہیں کانپتے اور جب ان کو
کہا جائے کہ عین ضرورت کے وقت میں، عین
صدی کے سر پر، عین غلبہ صلیب کے ایام میں
یہ مجدد آیا جس کا نام ان معنوں سے مسیح موعود
ہے کہ اس صلیبی فتنہ کے وقت میں ظاہر ہوا تو
کہتے ہیں کہ حدیثوں میں ہے کہ اس امت میں
تیس دجّال آویں گے کہ تا امت کا اچھی طرح
خاتمہ کر دیں۔ کیا خوب عقیدہ ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۳۳)

• "— مرزا غلام احمد قادیانی سب سے بڑے دینی مفکر ہیں"

• "— اسلامی سیرت کا نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں"

— علامہ اقبال

علامہ اقبال اور احمدیت

حقائق کے آئینہ میں

از محترم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

شاعر مشرق ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم کو آج کل جماعت احمدیہ کے خلاف بطور حربہ کے استعمال کیا جا رہا ہے تا جماعت احمدیہ کے خلاف فضا کو مکدر کیا جائے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ قارئین کے سامنے ان حقائق کو پیش کیا جائے جنہیں نہ تو نظر انداز کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی جھٹلایا جا سکتا ہے۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی عرصہ ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک اپنے والد بزرگوار کے حکم کی تعمیل میں سیالکوٹ میں مقیم رہے۔ آپ کے اعلیٰ اخلاق اور صفات حسنہ اور حمیت اسلام اور غیرت دینی کے جذبہ اور خلوص کا گہرا اثر شہر سیالکوٹ کے اکابرین اسلام اور فہمیدہ و سنجیدہ طبقہ پر تھا۔ عیسائیت نے ایک باقاعدہ منصوبہ کے تحت سیالکوٹ کو اپنا مرکز بنایا ہوا تھا انگریز حکومت کے زیر سایہ عیسائیت نے اس جگہ تبلیغی مشن اور تعلیمی ادارے کھول رکھے تھے۔ عیسائی پادری لیل و نہار اسلام کے خلاف اعتراضات کرتے جو غیور مسلمانوں کے لئے دکھ اور تکلیف کا باعث تھے۔

حضرت بانی احمدیت کو مذاہب عالم پر عبور حاصل تھا۔ آپ اپنے قیام سیالکوٹ میں ان عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب دینے میں پیش پیش تھے اور ان کو خاموش کرانے میں علمی کمال رکھتے تھے۔ پادری صاحبان سے اکثر مباحثات ہوتے اس وجہ سے آپ مرجع خلائق تھے۔ اس زمانہ میں سر محمد اقبال کے استاد شمس العلماء سید میر حسن صاحب مرحوم، مولانا عبدالکریم صاحب، مولانا مبارک علی صاحب، حکیم حسام الدین صاحب، سید حامد شاہ صاحب اکابرین اسلام میں شمار ہوتے تھے۔ یہ صاحبان حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو انتہائی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ کی

زندگی اور غیرتِ اسلام اور جذبۂ تبلیغ کا ذکر ہر زبان پر تھا۔

(۲)

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ نے سیالکوٹ میں ایک عرصہ قیام کے بعد بعض خاندانی وجوہات کی بناء پر قادیان واپس آنے کا ارادہ کر لیا سیالکوٹ سے واپسی کے بعد تحریر و تقریر اور مناظرات کے ذریعے آپؑ نے علاوہ تبلیغ اور اصلاح و ارشاد کا کام جاری رکھا۔ عیسائیوں، آریہ سماج اور برہمو سماج سے مباحثات کئے۔ دیانند سرسوتی سے تفضیلت اسلام پر تحریری تبلیغ ہوئی۔ براہین احمدیہ جیسی شہرۂ آفاق تصنیف سے آپ مذہبی حلقوں میں غیر معمولی متعارف ہو گئے۔ پادریوں اور آریوں کے اعتراضات کے جواب میں آپ حجت اور انصاری تھے آپ نے کئی معرکۃ الآراء کتب تصنیف کیں۔

خدا تعالیٰ کے حکم سے آپ نے ۱۸۹۱ء کے اختتام پر دعویٰ مسیحیت کا اعلان فرمایا۔ آپؑ پر یہ انکشاف ہوا کہ حضرت مسیح ناصریؑ جن کو مسلمانوں نے جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ سمجھ رکھا ہے اور جن کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ وہ اپنے خاکی جسم کے ساتھ دوبارہ دنیا میں واپس تشریف لائیں گے۔ وفات پا چکے ہیں اور یہ کہ آپؑ بطور مثیلِ مسیحؑ کے اسلام کی اشاعت اور حمایت کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں۔

بانیٔ احمدیتؑ کی تصنیفات اور کتب کا مطالعہ کر کے مسلمان انتہائی طور پر مسرور تھے کیونکہ آپ کا طرزِ تحریر وقت کا تقاضا تھا۔ عیسائیوں اور آریوں کے مقابلہ میں مقبولیت عام حاصل کر چکا تھا۔ آپ نے مذاہب عالم کو للکارتے ہوئے اعلان کیا ؎

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے"

عیسائیت کو چیلنج دیتے ہوئے آپ نے تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں فرمایا:- ؎

"آؤ عیسائیو ادھر آؤ!
نورِ حق دیکھو راہِ حق پاؤ
جس قدر خوبیاں ہیں قرآں میں
کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ"

(۳)

دعویٰ مسیحیت کے بعد فروری ۱۸۹۲ء میں بانیٔ احمدیتؑ سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ آپ کا قیام حکیم حسام الدین صاحب مرحوم کے مکان پر تھا۔ شہر میں آپ کی آمد کا عام چرچا تھا۔ آپ کی ملاقات کے لئے لوگ جوق در جوق آئے۔ سر اقبال ان ایام میں اسکاچ مشن ہائی سکول میں طالب علم تھے آپ بھی بانیٔ احمدیتؑ کی ملاقات کے لئے آئے۔ آپ نے بانیٔ احمدیت کی آمد اور لوگوں کے اژدہام کو دیکھ کر کہا۔

"دیکھو شمع پر کس طرح پروانے گر رہے ہیں۔"

(مجددِ اعظم)

علامہ اقبال کو حضرت بانیٔ احمدیتؑ سے اتنی عقیدت تھی کہ ان ایام میں سیالکوٹ کے ایک شاعر نے جو جلاؔ تخلص کرتا تھا ایک نظم حضور کے خلاف تحریر کی۔ سر اقبال نے اس کا جواب نظم میں ہی تحریر کیا اور بانیٔ احمدیت کو خراجِ تحسین و عقیدت پیش کیا۔ (بحوالہ مجددِ اعظم)

اکابرینِ سیالکوٹ میں سے مولانا عبد الکریم صاحبؓ مولانا مبارک علی صاحب، حکیم حسام الدین صاحب، سید حامد شاہ صاحب اور شیخ مولا بخش صاحب بانیٔ احمدیتؑ کی بیعت کر چکے تھے اور سید حامد شاہ صاحب کی تحریک پر سر اقبال کے والد

شیخ نور محمد صاحب نے بھی آپ کی بیعت کر لی تھی۔ مگر مقامی اختلاف کی بناء پر وہ جماعت سے بعد میں الگ ہو گئے لیکن ان کے دونوں فرزند شیخ عطا محمد اور ڈاکٹر اقبال بھی اپنے آپ کو جماعت میں شامل سمجھتے تھے۔ اور بانیٔ احمدیت سے انتہائی عقیدت رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک شخص مولوی سعد اللہ لدھیانوی نومسلم جو بانیٔ احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش تھا اور انتہائی بازاری زبان استعمال کیا کرتا تھا۔ اس نے ۱۷ ستمبر ۱۸۹۲ء کو ایک ناپاک مضمون آپ کے خلاف شائع کیا۔ علامہ شیخ محمد اقبال صاحب ان ایام میں سکاچ مشن سیالکوٹ میں ایف اے کے طالب علم تھے۔ بانیٔ احمدیت سے عقیدت کے باعث اقبال کی غیرت نے سعد اللہ لدھیانوی کے رویہ کے خلاف قلم اٹھایا اور سعد اللہ لدھیانوی کی گندہ دہنی کے جواب میں ایک نظم تحریر کی جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ نظم علامہ اقبال کی آغازِ جوانی کی ہے اور ایک مخالف کی بدزبانی کے جواب میں لطور اظہارِ غیرت ہے۔ بہرحال علامہ کی جوابی نظم یہ ہے:- ؎

"واہ سعدی دیکھ لی گندہ دہانی آپ کی
خوب ہوگی مہتروں میں قدردانی آپ کی
بیت ساری آپ کی بیت الخلاء سے کم نہیں
ہے پسندِ خاکروباں شعر خوانی آپ کی
تیلیاں جاروب کی لیتے وہ خامہ کے عوض
کھینچتے تصویر گر بہزاد و مانی آپ کی
راہ اپنی چھوڑ کر نکلے دہن کی راہ سے
ہے مگر بادِ مخالف نغمہ خوانی آپ کی
ان دنوں کو فصلِ گل کہیئے و یا دن پھول کے
ہر طرف ہوتی ہے سعدی گل فشانی آپکی
آپ کے اشعار موتی ہیں مگر ری کے بغیر
گوشِ عالم تک یہ پہنچے ہیں زبانی آپ کی
گو ہر ایسے راہ چھوڑے ہیں آپ کے منہ سے سبھی
جان سے تنگ آ گئی ہے جوہر افشانی آپ کی
ہر طرف سے آ رہی ہے یوں دُر دُر کی صدا
بھا گئی اہلِ سخن کو دُر فشانی آپ کی
آپ سے بڑھ کر عروضی کوئی دنیا میں نہیں
واہ صاحب شعر خوانی، شعر دانی آپ کی
خاک کو ہم چاٹ کیمیات کر دیتے ہیں آج
تلخ کامی ہوگی یہ شیریں دہانی آپ کی
جب ادھر سے بھی پڑیں گے آپکو اینٹ کے پھول
آپ پر کھل جائیگی رنگیں بیانی آپ کی
کٹ گئے خرِ لشٹی سر پلپلا ہو جائے گا
بھیجہ نکل جائے گا سر سے شعر خوانی آپ کی
دین اور ایماں کی دم میں دو آنہ دے دیا
سامنے عالم کی زباں پر ہے کہانی آپ کی
آفتابِ صدق کی گرمی سے گھبراؤ نہیں
حضرتِ شیطاں کریں گے سائبانی آپ کی
اشتہارِ آخری اک آنت ہے شیطان کی
سر بسر حق سے عیاں ہے خوش بیانی آپکی
وہ مثل ہے ہے طویلے کی بلا بندر کے سر
ہو گیا ہم کو یقیں شامت ہے آئی آپ کی
خر کمہاروں کا موا، دھوبن ستی ہوتی ہے مفت
ہے مگر قومِ نصاریٰ، یار جانی آپ کی
رانڈ کے چرخے کی صورت کیوں چلے جاتے ہیں آپ؟

اہلِ عالم نے سبھی دیکھا اس جانی آپ کی
نیلے پیلے یوں نہ ہو پھر کیا کرو گے اس گھڑی
جب تمہیں ہوسے گا قہر آسمانی آپ کی
بات رہ جاتی ہے دنیا میں نہیں رہتا ہے وقت
آپ کو نادم کرے گی بدزبانی آپ کی
قوم عیسائی کے بھائی بن گئے پگڑی بدل
واہ کیا اسلام پر ہے مہربانی آپ کی

الــــــــــــــــراقم

شیخ محمد اقبال ایف اے کلاس سکاچ مشن سکول سیالکوٹ "

(آئینہ حق نما صفحہ ۱۰۷)

ان اشعار میں سر اقبال نے حضرت بانی احمدیت ؑ کو "آفتابِ صدق" کے الفاظ سے موسوم کیا ہے اور ان اشعار میں پختہ یقین اور ایمان سے اس امر کا اظہار کر رہے ہیں کہ اے سعد اللہ لدھیانوی! تو غلطی پر ہے اور تمہارا یہ فعل ہزلیات اور لغویات کا مجموعہ مرکب ہے اور پھر اسے تنبیہ کرتے ہیں کہ انجام کار سعد اللہ لدھیانوی! تو نادم ہوگا اور قہر آسمانی کا مورد ہوگا۔

―――(۴)―――

انہی ایام میں سر سید کی وفات ہوتی ہے۔ یہ سنہ ۱۸۹۸ء کی بات ہے۔ اقبال کے استاد شمس العلماء سید میر حسن نے آپ کو سر سید کی تاریخ وفات لکھنے کے لئے کہا اس پر اقبال نے۔

"اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ" تاریخ۔ تحریر کی۔

مولانا سید میر حسن مرحوم کو حضرت بانی احمدیت ؑ سے انتہائی عقیدت و ارادت تھی کیونکہ مولانا نے آپؑ کو بہت قریب سے دیکھا ہوا تھا۔ اقبال پر اپنے استاد کی صحبت اور رفاقت کا یہ اثر تھا کہ آپ نے اس آیت قرآنی سے سر سید مرحوم کی وفات کی تاریخ نکالی جس سے بانی احمدیت ؑ نے اپنی کتب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استنباط کیا ہے گویا اقبال اس مسئلہ میں بانی احمدیت ؑ کے ہم نوا تھے۔

اس کے کچھ عرصہ بعد بانی احمدیت ؑ کی زندگی میں ہی سنہ ۱۹۰۰ء میں اقبال نے ایک انگریزی مضمون میں بانی احمدیت ؑ کے متعلق تحریر کیا کہ:—

"موجودہ ہندی مسلمانوں میں مرزا غلام احمد قادیانی سب سے بڑے دینی مفکر ہیں"

(رسالہ انڈین انٹی کویری۔ ستمبر ۱۹۰۰ء)

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ اقبال اس امر کو بخوبی سمجھتے تھے کہ اس وقت معاندینِ اسلام نے جو شورش اور یلغار اسلام کے خلاف باقاعدہ مہم کے مطابق قائم کر رکھی تھی اس کے دفاع میں صرف ایک ہی شخص مردِ میدان اور بطلِ جلیل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ؑ تھے۔ اقبال نے اس سے متاثر ہو کر ہی آپ کی شخصیت کو مندرجہ بالا الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ کیا علامہ اقبال نے اپنے یہ الفاظ کبھی واپس نہیں لئے؟ ہرگز نہیں! یہ ہمارا چیلنج ہے۔ اقبال کی اس رائے کے پس منظر میں ٹھوس حقائق و شواہد اور ایسے واقعات تھے جو تاریخ کا حصہ ہیں اور ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور جن کا اعتراف مختلف اکابرینِ اسلام کر چکے ہیں۔ جو اپنی جگہ پر ایک الگ موضوع ہے۔

―――(۵)―――

علامہ اقبال پر حضرت بانی احمدیت ؑ کی عظیم شخصیت کا نمایاں اثر تھا۔ آپ کے اشاعتِ اسلام کے جذبہ کو مشاہدہ کر کے وہ آغوشِ احمدیت میں آ جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ۱۵ نومبر ۱۹۰۰ء

میں تحقیقاتی عدالت کی کارروائی شائع ہوئی جسے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ڈاکٹر کرز کے جنرل میں خواجہ نذیر احمد صاحب نے اپنے سابقہ بیان کی تصحیح کرتے ہوئے کہا :-

"علامہ اقبال نے ۱۸۹۳ء یا ۱۸۹۴ء میں بیعت
نہیں کی تھی جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے بلکہ
۱۸۹۷ء میں کی۔ مجھے یہ واقعہ مولوی غلام
محی الدین قصوری نے یاددوم میں یاد کروایا جبکہ
میں نے ان سے اس مسئلہ پر بات چیت کی تھی"

یہ بیان بتلاتا ہے کہ اقبال احمدی رہے ہیں اور انھوں نے بیعت بھی کی تھی۔

(۶)

ڈاکٹر اقبال نے اپنے بڑے بیٹے آفتاب احمد کو قادیان کے مشہور تعلیمی ادارہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لئے چار پانچ سال تک داخل کئے رکھا وہ اساتذہ اب بھی موجود ہیں جنہوں نے ان کے بیٹے کی تعلیم و تدریس میں حصہ لیا۔ آپ نے مشہور ترین تعلیمی اداروں کو چھوڑ کر اپنے بیٹے کو قادیان بھیجا۔ یہ صرف اور صرف اس لئے تھا کہ اسلامی سیرت و اخلاق کا نمونہ اقبال کی نظر میں جماعت احمدیہ کے تعلیمی اداروں میں نسبتاً دوسرے اداروں سے زیادہ موجود تھا۔

(۷)

ڈاکٹر اقبال نے ۱۹۰۹ء میں مندرجہ ذیل اہم سوالات حضرت مولانا نورالدین صاحب رضؓ خلیفہ اوّل کی خدمت میں بغرض جواب بھجوائے :-

(۱) کیا کوئی غیر مسلم فرمانروا اپنی مسلمان رعایا کے لئے وضع قانون کر سکتا ہے؟

(۲) کیا کوئی غیر مسلم جج اندر روئے قانون اسلامی مسلمانوں کے مقدمات فیصل کر سکتا ہے؟ کیا تاریخ اسلامی میں کسی ایسے غیر مسلم جج کی نظیر موجود ہے جو بحیثیت عہدہ مسلمانوں کے مقدمات فیصل کرتا ہو؟

(۳) کیا مسلمان ہونے کے لئے شرع محمدیؐ کی پابندی لازمی ہے اگر ہے تو ان مسلمان قوموں کی نسبت کیا حکم ہے جن کے معاملات زیادہ تر رواج سے فیصل پاتے ہیں۔ اور جو خود اپنے آپ کو رواج کا پابند ظاہر کرتی ہیں؟

(۴) مسلمانوں کا ضابطہ تعزیری قریباً قریباً بالکل معطل ہے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ اسلامی ممالک میں بھی۔ کیا اس ضابطہ کی پابندی ضروری ہے؟ اگر ہے تو جو مسلمان اس کے پابند نہیں خواہ اس وجہ سے کہ وہ کسی غیر مسلم بادشاہ کے محکوم ہیں جو اس ضابطہ کا پابند نہیں ہے۔ یا کسی اور وجہ سے ان کے اسلام کی نسبت کیا حکم ہے؟

مندرجہ بالا سوالات بہت اہم ہیں اور ہر سوال کا جواب علمی و تاریخی انداز اور اسلوب کا حامل ہے اسلامی ضابطہ کی روح ہر سوال میں موجود ہے۔ چنانچہ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے ڈاکٹر اقبال کے ان سوالوں کا جواب تحریر فرمایا اور ان کو لکھا کہ :-

"میں اختصار پسند ہوں اس لئے آپ کے
سوالات کے جواب اختصار سے تحریر کرکے
بھجوا رہا ہوں۔"

چنانچہ آپ نے لکھا :-

(۱) "قرآن مجید گو مکمل ضابطہ حیات ہے مگر وہ مذاہب مختلفہ کو باوجود اختلاف تباہ نہیں کرنا چاہتا بلکہ

قائم رکھنا چاہتا ہے۔ قانون اسلامی کے اصل الاصول قرآن مجید میں موجود ہیں مگر ان کی تفصیل کو اطاعت اولی الامر کے نیچے رکھا ہے اور اسی پر صحابہؓ سے لے کر آج تک اسلامیوں کا عمل ہے۔ ہر مسلمان کے لئے اطاعت اللہ، اطاعت رسولؐ اور اطاعت اولی الامر ضروری ہیں اگر اولی الامر صریح مخالفت فرمانِ الٰہی اور فرمانِ نبویؐ کرے تو بقدر برداشت مسلمان اپنے شخصی و ذاتی معاملات میں اولی الامر کا حکم نہ مانے یا اس کا ملک چھوڑ دے۔ اولی الامر میں حکام وسلطان اول ہیں اور علماء و حکام دوم درجہ پر ہیں۔ تعزیری احکام کے ہم ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ قرآن شریف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال موجود ہے کہ آپ سلطنتِ فرعون کے ماتحت تھے اور ملکی قانون کی خلاف ورزی نہ کر سکتے تھے۔

(۲) غیر مسلم جج جب فرمانروا کی طرف سے ہے تو تحقیقاً فرماں روا ہی جج ہے اور اگر فرماں روا کی طرف سے نہیں بلکہ پنچایتی طور پر ہے تو بھی جائز ہے چنانچہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک موقعہ پر خود فرعونِ مصر کو اپنے معاملہ میں منصف مقرر فرمایا۔

(۳) شرعِ محمدیؐ نام ہے قرآن، احکام نبویؐ، خلفائے راشدین، صحابہؓ، ائمہ دین (امام ابوحنیفہ رحم، ابو یوسفؒ، محمدؒ، زفرؒ، حسنؒ) کے فیصلوں پر عمل درآمد کا۔ فتاوی عالمگیری بلکہ ہدایہ کے مقامات دیوانی و فوجداری اور قوانین میں قرآن مجید و حدیث کے نزدیک حصہ کا ذکر بھی نہیں آتا۔ پبلک پالیسی اور سیاستِ مدن کے قواعد کی چھان بین کی جائے تو غالباً سارے کا سارا عُرف پر مبنی ہے اور خود بھی قوانین کی کوئی خاص کتاب میرے زیرِ مطالعہ آج تک نہیں آئی اور اگر کوئی کتاب ایسی ہو بھی تو اس میں قرآن و حدیث کا ذکر بطور تبرک ہی آتا ہے اور ائمہ دین کا بھی ذکر شاید ہی اس میں ملتا ہے اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ ان امور کی آزادی میں وقتی ضرورت عرف سے کام لیا گیا ہے۔

(۴) قرآنی نظریہ کے مطابق ایمان بتدریج ترقی کرتا رہتا ہے پس جو لوگ صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں وہ ایک حد تک مسلمان ہیں اور جو لوگ اس کے ساتھ پابند نماز بھی ہیں وہ پہلوں سے بڑھ کر مسلمان ہیں اور جو زکوٰۃ، روزہ اور حج کو ادا کرتے ہیں وہ اور زیادہ پختہ مسلمان ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس سب مساوی الایمان نہیں اور ہرگز نہیں!"

(اخبار الحکم قادیان۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۰۹ء)

کیا ڈاکٹر اقبال کا یہ مکتوبِ عظیم اس گھر سے رابطہ عقیدت اور موالست کو ظاہر نہیں کرتا؟ جو موصوف کو جماعت احمدیہ اور اس کے امام سے تھی۔ ہندوستان میں علماء مشاہیر موجود تھے مگر آپ نے یہ استفسارات حضرت امام جماعت احمدیہ مولانا نورالدینؓ سے ہی دریافت کیے۔

(۸)

ایک دفعہ ایک نجی تنازعہ میں ڈاکٹر اقبال کو اسلامی ہدایت سے آگاہی کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ آپ نے حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ سے فتویٰ حاصل کر کے عمل کیا اس واقعہ

کا ذکر کرتے ہوئے موصوف کے گہرے دوست مولانا عبدالمجید صاحب سالک مرحوم یوں ذکر کرتے ہیں:-

"آخر علامہ اس بیگم کو لانے کے لئے تیار ہو گئے۔ انہیں شبہ تھا کہ وہ چونکہ طلاق دینے کا ارادہ کر چکے تھے اس لئے مبادا شرعاً طلاق ہی ہو چکی ہو۔ انہوں نے مرزا جلال الدین کو مولوی حکیم نورالدین کے پاس قادیان بھیجا کہ مسئلہ پوچھ آئیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ شرعاً طلاق نہیں ہوئی لیکن اگر آپ کے دل میں کوئی شبہ اور وسوسہ ہو تو دوبارہ نکاح کر لیجئے۔ چنانچہ ایک مولوی صاحب کو طلب کر کے علامہ کا نکاح اس خاتون سے دوبارہ پڑھوایا گیا .... یہ ۱۹۱۳ء کا واقعہ ہے۔" (ذکرِ اقبال صفحہ ۷)

ڈاکٹر اقبال اس مسئلہ میں اسلامی نقطۂ نگاہ علماء لاہور، امرتسر اور دیوبند سے بھی معلوم کر سکتے تھے مگر آپ کی نظرِ انتخاب صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے خلیفہ اوّل حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ پر پڑی جیسے ڈاکٹر اقبال کو حضرت مولوی صاحب سے ان کے تقویٰ اور اسلام کی اعلیٰ دسترس کے باعث انتہائی گہری عقیدت اور محبت تھی۔ کیوں؟ اس لئے کہ اقبال کی نظر میں اس وقت اسلامی مسائل کی صحیح تفسیر اور اسلامی سیرت کی صحیح تعبیر جماعت احمدیہ اور اس کے بانی اور ان کے جانشین کر رہے تھے۔*

(۹)

ڈاکٹر اقبال نے علی گڑھ یونیورسٹی کی سٹیج پر تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا اور جماعت کا تعارف یوں کرایا:-

"میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر ذات نے ڈالا ہے ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے اور ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہیئے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے اور مسلمان ہر وقت اسے پیشِ نظر رکھیں۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر۔ مطبوعہ ۱۹۱۹ء)

علامہ نے اس رائے کے اظہار میں جن الفاظ اور جس انداز کو اختیار کیا ہے یقیناً وہ وسیع مطالعہ اور گہری ورق گردانی کا نتیجہ ہے اس میں جماعت احمدیہ کو علمی اور عملی لحاظ سے "اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ" قرار دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے وقتاً فوقتاً جماعت احمدیہ کے مخصوص مسائل پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جن میں سے بعض امور کا اختصاراً ہم ذکر کرتے ہیں۔

(۱۰)

قرآن کریم کی رو سے جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتی ہے اور ختم نبوت پر ایمان رکھتی ہے اور جو ختم نبوت کا منکر ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ کے لئے زندہ نبی مانتی ہے اور اس بات پر وثوق سے ایمان رکھتی ہے کہ آپ کے روحانی انوار دنیا کو منور کرتے رہیں گے۔ آپ نے آنے والے مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کو بڑی

* ڈاکٹر اقبال نے عربی ادب کی اعلیٰ ترین کتب کے بارے میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سے استفسار کیا چنانچہ آپ نے ۲ دسمبر ۱۹۱۲ء کو عربی کی ان کتب کی فہرست لکھ کر بھجوا دی [illegible]

اہمیت دی ہے اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ اس سے مقدر فرمائی ہے اور یہ بعثت ثانیہ بمنزلہ بروز کے ہوگی۔ ڈاکٹر اقبال اس موضوع سے بہت متاثر نظر آتے ہیں اور اپنی حسرت اور خواہش کا اظہار یوں کرتے ہیں:—

"کاش کہ مولانا نظامی کی دعا اس زمانہ میں
مقبول ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
پھر تشریف لائیں اور ہندی مسلمانوں پر اپنا
دین بے نقاب کریں۔"

(مکاتیبِ اقبال حصہ اول صفحہ ۱۰۴)

اس کے علاوہ وہ اپنے مکتوب ۲۰ر اپریل ۱۹۲۲ء میں تحریر کرتے ہیں:—

"عالم کے ہیئت دان کہتے ہیں کہ بعض سیاروں
میں انسان یا انسانوں سے اعلیٰ تر مخلوق کی
آبادی ممکن ہے اگر ایسا ہو تو رحمۃ اللعالمین[۴]
کا ظہور وہاں بھی ضروری ہے۔ اس صورت
میں کم از کم **محمدیت** کے لئے تناسخ یا
بروز لازم آتا ہے"

(مکاتیبِ اقبال حصہ اول صفحہ ۱۱۷)

حیدر آباد کے پروفیسر الیاس برنی کے نام ۷ مئی ۱۹۳۶ء کو ایک مکتوب میں رقم طراز ہیں:—

"بانی تحریک کا دعویٰ سلسلہ بروز پر مبنی ہے
مسئلہ مذکور کی تحقیق تاریخی لحاظ سے از بس
ضروری ہے" (مکاتیبِ اقبال صفحہ ۴۱۹)

ڈاکٹر اقبال کی یہ تحریر ۱۹۳۶ء کی ہے اور آپ کی وفات ۱۹۳۸ء میں ہوئی ہے اور اس تحریر سے صاف عیاں ہے کہ آپ کو اس امر کا اعتراف تھا کہ بانیٔ احمدیتؑ کا دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ہونے کا ہے۔ آپؐ سے الگ ہو کر یا نعوذ باللہ آپ کے بالمقابل کوئی جدید دعویٰ نہیں ہے اور یہ مسئلہ تاریخی پوزیشن کا حامل ہے اور بعض حالات میں جس کا تعلق اصلاح سے ہے۔ مسئلہ بروز اسلام کے لئے از بس ضروری ہے اور یہ مسئلہ صرف احمدیوں کا ہرگز پیش کردہ نہیں ہے۔

(۱۱)

بانی احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ نے وفاتِ مسیحؑ کے مسئلہ پر علمی، نقلی اور تاریخی دلائل دے کر ایک اور ایک دو کی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کو ثابت کیا ہے نیز اس مسئلہ کی اہمیت اور ضرورت کو کن دلائل سے بیان کیا ہے۔ آپ کی اس تحقیق کا اثر یہ ہوا کہ اکابر محققین اسلام نے آپ کی تائید کی۔ سر سید مرحوم نے وفاتِ مسیحؑ پر زبردست مضمون تحریر کیا۔ عصر حاضر کے علماء عرب میں سے علامہ رشید رضا مفتی مصر، الاستاذ محمد عبدہ مفتی مصر، الاستاذ مصطفیٰ مراغی رئیس الازہر، الاستاذ محمود شلتوت مفتی مصر و شیخ الازہر وفاتِ مسیحؑ کے قائل تھے اور ان علماء کبار نے اس موضوع پر مضامین تحریر کئے اور بانی احمدیتؑ کی تائید کی۔ مولانا ابو الکلام آزاد نے ایک شخص کے استفسار میں جواب دیا:—

"وفاتِ مسیحؑ کا ذکر خود قرآن مجید میں ہے
مرزا صاحب کی تعریف اور برائی کا سوال
ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

(ملفوظاتِ آزاد صفحہ ۱۲۹)

نواب اعظم یار جنگ، مولوی چراغ علی صاحب، مولانا عبید اللہ سندھی، وفاتِ مسیحؑ کے قائل تھے۔ ڈاکٹر اقبال نے نہ صرف وفاتِ مسیحؑ کا اعتراف کیا اور اس کی تائید کی بلکہ مثیلِ مسیحؑ کی آمد کے مسئلہ

کو معقول اور ذوقی قرار دیا چنانچہ آپ اس سلسلہ میں رقمطراز ہیں:—

"جہاں تک میں نے اس تحریک کے منشا کو سمجھا ہے احمدیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ مسیحؑ کی موت ایک عام فانی انسان کی موت تھی اور رجعت مسیحؑ گویا ایسے شخص کی آمد ہے جو روحانی حیثیت سے اس کا مشابہ ہے اس خیال سے اس تحریک پر ایک طرح کا عقلی رنگ چڑھ جاتا ہے"

(رسالہ علامہ اقبال کا پیغام ملت اسلامیہ کے نام صفحات ۲۲، ۲۳)

کیا ڈاکٹر اقبال نے اپنے اس نظریہ کی تردید کی؟ یا اس کو کچھ تبدیل کیا؟ ہرگز نہیں!

لاہور کے اخبار مجاہد نے آپ کے بیان کو ان الفاظ میں شائع کیا:—

"مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک فانی انسان کی مانند جام مرگ نوش فرما چکے ہیں نیز یہ کہ ان کے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے ان کا ایک مثیل پیدا ہو گا کسی حد تک معقولیت کا پہلو لئے ہوئے ہے۔"

(اخبار مجاہد لاہور ۱۳ فروری ۱۹۳۵ء)

جادو وہ جو سر پر چڑھ کر بولے کیا علامہ اقبال نے اپنی اس رائے کو کبھی غلط قرار دیا؟ علامہ موصوف وفات مسیحؑ اور مثیل مسیحؑ کے مسئلہ کو خاص اہمیت دے رہے ہیں اور ان اعتقادات کو معقولیت کی بناء پر درست قرار دے رہے ہیں۔

(۱۲)

علامہ اقبال کا موقف جہاد کے متعلق بھی بعینہ وہی تھا جو جماعت احمدیہ کا ہے۔ اشاعت اسلام کے لئے جبر و اکراہ ہرگز جائز نہیں۔ ہاں اگر دشمن ظلم پر اتر آئے تو اس ظلم کا مقابلہ کرنا واجب ہے ایسی صورت میں دفاعی جنگ ضروری ہے حضرت بانی احمدیت فرماتے ہیں:—

"اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں دین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلائیں یہی جہاد ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کر دے۔"

(مکتوب حضرت مسیح موعودؑ بنام میر ناصر نواب صاحب مرحوم)

ڈاکٹر اقبال تحریر کرتے ہیں:—

"جوع الارض کی تسکین کے لئے جنگ کرنا دین اسلام میں حرام ہے علیٰ ہذا القیاس دین کی اشاعت کے لئے تلوار اٹھانا بھی حرام ہے"

(مکاتیب اقبال حصہ اول صفحہ ۲۰۴)

(۱۳)

علامہ اقبال جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات و مساعی کو بنظر استحسان دیکھتے تھے۔ موصوف تبلیغ اسلام کی اہمیت کو یوں بیان کرتے ہیں:

"میرے نزدیک تبلیغ اسلام کا کام اس وقت تمام کاموں پر مقدم ہے۔"

(اقبال نامہ۔ صفحہ ۲۰۹)

۱۹۳۱ء میں سر اقبال انگلستان تشریف لے گئے۔ گول میز کانفرنس کی وجہ سے ہندوستان کے کئی لیڈر انگلستان میں اکٹھے تھے۔ ان معززین نے انگلستان میں احمدیہ مسجد لنڈن میں تشریف لے جا کر خوش الحانی سے قرآن کریم سنا۔ مولانا غلام رسول صاحب مہر مدیر انقلاب نے ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء کے انقلاب میں تحریر فرماتے ہیں:—

"مولانا فرزند علی صاحب امام مسجد لندن کی
دعوت طعام پر مسجد میں ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب،
مولانا شوکت علی، چوہدری محمد ظفر اللہ خان،
عبد الحسین پیرزادہ وغیرہ مسلم رہنما تشریف لے
گئے۔ انگریز نومسلموں نے قرآن مجید سنایا ایک
انگریز نوجوان عبد الرحمان ہارڈی کے سبق قرأت
اور صحت تلفظ سے سب بے حد محظوظ ہوئے
ایک پانچ سالہ انگریز بچی نے سورۃ فاتحہ
سنائی علامہ اقبال نے اسے ایک پونڈ انعام دیا۔"

چنانچہ آپ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اشاعت اسلام کا جو کام سرانجام پا رہا تھا اسے سراہا اور چوہدری محمد احسن صاحب کے نام ۷ اپریل ۱۹۱۱ء کو ایک خط میں تحریر کیا:—

"ہاں اشاعت اسلام کا جوش جو ان کی
جماعت (احمدیہ) کے اکثر افراد میں پایا جاتا
ہے قابل قدر ہے۔"

(۱۶)

۱۹۳۱ء میں کشمیر کمیٹی کی بنیاد رکھی گئی تا اہالیان کشمیر کی تنظیم اور بنیادی حقوق کی بازیابی کے لئے جدوجہد کی جائے اس نازک وقت میں علامہ اقبال کی تجویز اور مشورہ پر حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اتفاق رائے سے کمیٹی کا صدر بنایا گیا اور خود علامہ ایک عرصہ تک آپ کی رہنمائی اور صدارت میں کام کرتے رہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کو ایک انتہائی معتبر اور قیمتی وجود تسلیم کرتے رہے۔ اس کمیٹی نے اہالیان کشمیر کے حقوق کی بازیابی کے لئے بھرپور کوشش کی اور ان کے جذبات کی ترجمانی کی اس کے اعتراف میں ہر طرف سے اس کمیٹی کے کام کی تعریف و توصیف کی گئی۔ کیا مندرجہ بالا حقائق، واقعات اور شواہد علامہ اقبال کے اس گہرے رابطہ اور تعلق کو واضح نہیں کرتے جو ان کو جماعت احمدیہ سے تھا؟

(۱۵)

اب ہم اس دور کی طرف منتقل ہوتے ہیں جس میں علامہ اقبال نے جماعت احمدیہ کے خلاف سرگرمی دکھائی یہ دور ۱۹۳۲ء سے شروع ہوتا ہے ۱۹۳۵ء میں یہ مخالفت شدت اختیار کر گئی اس مخالفت کا بنیادی سبب وہ سیاسی محرکات ہیں جن کا تعلق براہ راست آپ کی ذات سے تھا۔ آپ نے ختم نبوت کے موضوع کو فلسفیانہ انداز میں احمدیت کے خلاف اپنے مقاصد کے لئے سیاسی حربے کے طور پر استعمال کرنا چاہا۔

تاریخی ترتیب میں سر اقبال کی یہ مخالفت سنجیدگی اور حقیقت سے کوسوں دور ہے ۱۹۳۵ء میں آپ نے ختم نبوت کے موضوع پر قلم اٹھایا تو ۱۹۳۶ء میں آپ بانی احمدیت کے دعویٰ بروز کے متعلق اس کی تحقیق کرنی ضروری قرار دیتے ہیں جیسا کہ سابقہ سطور میں قارئین ملاحظہ کر چکے ہیں۔ آپ وفات مسیح کے مسئلہ میں کلیۃً جماعت احمدیہ کے ساتھ متفق ہیں مسیح کی رجعت سے مراد وہ ایسے شخص کی آمد سے متفق ہیں جو اس کا مثیل ہو اور وہ اس کی معقولیت کا اقرار کر چکے ہیں۔ اس نظریہ کی انہوں نے تردید نہیں کی مگر وہ سیاسی کشمکش میں اس مخالفت اور بیزاری کو بغاوت کے نام سے موسوم کرتے ہیں چنانچہ وہ خود تحریر کرتے ہیں:—

"بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک
پہنچ گئی۔" (حرف اقبال صفحہ ۱۲۲)

اس مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے مولانا عبد المجید سالک لکھتے ہیں:—

"۱۹۳۵ء میں مولانا ظفر علی خان اور مجلس احرار

نے احمدیت اور احمدیوں کے خلاف ایک عام تحریک کا آغاز کیا۔ صوبے کے مختلف حصوں میں بڑے بڑے عالی شان جلسے منعقد ہوئے جلوس نکالے گئے اخبارات نے بالخصوص "زمیندار" نے اپنے صفحوں کے صفحے احمدیت کی مخالفت میں سیاہ کر دیئے ...... خدا جانے علامہ اقبال نے کس عقیدتمند کی درخواست پر ایک مضمون لکھ دیا جس میں بتایا کہ اس فرقے کی بنیاد ہی غلطی پر ہے۔"

(ذکر اقبال صفحہ ۲۱۰)

سر اقبال کی اس مخالفت کو مسلمانوں کے سنجیدہ اور فہمیدہ طبقہ نے غیر معقول قرار دیا اور مسلمانوں کے لئے نقصان کا باعث۔ چنانچہ ایڈیٹر سیاست سید حبیب مرحوم اس مخالفت کے پس منظر کو تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"علامہ اقبال احرار کی موجودہ فتنہ پردازی کی آج حمایت کرتے ہیں لیکن جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں مرزائیت کم و بیش تیس سال سے موجود ہے اس طویل عرصہ میں سے

ہر کہ رمز مصطفےٰ فہمیدہ است
شرک را در خوف مضمر دیدہ است

کا نعرہ لگانے والے علامہ اقبال کا طرزِ عمل یہی رہا ہے جس کی تائید و حمایت کی وجہ سے آج میرے لیے مسلمان مورد طعن ہو رہے ہیں ....

علامہ اقبال کی شخصیت، علمیت، ہر دلعزیزی، شرافت، نجابت، قابلیت اور بلند اخلاقی و شہرت کا حامل اگر وہ بات کہے جو ملت کے لئے بربادی ہو تو یقیناً ہمیں حق حاصل ہوتا ہے کہ ہم ملت کے مستقبل کا ماتم کریں اور نوحہ کریں کہ جن سے امید ہدایت تھی وہی ملت کو گمراہ کر کے تباہی و بربادی کی طرف لے جا رہے ہیں۔

یہ حقیقت کہ تیس سال کی طویل میعاد تک علامہ اقبال کا مسلک مرزائیوں کے متعلق وہی رہا جو آج تک ہم نے اختیار کر رکھا ہے ناقابل انکار ہے۔ علامہ صاحب نے آج سے پہلے کبھی یہ اعلان نہیں کیا کہ مرزائی ختم نبوت کے دشمن ہیں لہٰذا یا معشر المسلمین! تم ان سے آگاہ رہو بلکہ اس کے برعکس سیاسی، علمی، تمدنی اور معاشرتی مجالس میں ان کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ اور علامہ اقبال یکساں بطور مسلمان انجمن حمایت اسلام کے رکن رہے اور علامہ نے کبھی اس پر اعتراض نہیں کیا ......

مسلم لیگ و مسلم کانفرنس میں چوہدری ظفر اللہ خاں اور علامہ اقبال یکساں بطور مسلمان ممبر رہے ہیں علامہ اقبال نے اس پر اعتراض نہ کیا۔ چودھری صاحب مسلم لیگ کے صدر ہوئے۔ عوام میں سے بعض نے اعتراض بھی کیا۔ علامہ صاحب نے نہ صرف کوئی اعتراض نہ کیا بلکہ معترضین کی تائید بھی نہیں کی اور خود چوہدری صاحب کے ماتحت لیگ کے ممبر رہے۔ علامہ ممدوح لیگ اور کانفرنس کے صدر رہے لیکن آپ نے کبھی اس بات پر اعتراض نہیں کیا کہ ان مجالس میں قادیانی بھی بطور مسلمان شامل ہوتے ہیں۔ قادیانی سے ان جماعتوں کو علامہ صاحب

کی صدارت میں عالی امداد ملی مگر علامہ صاحب نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔

پنجاب کونسل میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور علامہ اقبال دونوں مسلمانوں کے نمائندوں کی حیثیت سے پہلو بہ پہلو کام کرتے رہے اور سائمن کمیٹی کے لئے جب چوہدری صاحب کو بطور مسلمان ممبر منتخب کیا گیا تو علامہ صاحب نے کوئی اعتراض نہیں کیا اور انتہا یہ ہے کہ جب حکومت نے گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی کانفرنس کی نیابت کے لئے علامہ اقبال اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو بحیثیت مسلمان چنا تو نہ صرف علامہ اقبال نے کوئی اعتراض نہ کیا بلکہ وہ لندن میں چوہدری صاحب کے دوش بدوش کام کرتے رہے ....

لیکن شاید کہا جائے کہ گزشتہ را صلوات آئندہ را احتیاط۔ جو کچھ ہو چکا وہ غلط تھا آئندہ علامہ صاحب ایسا نہ کریں گے۔ اول تو علامہ کی حیثیت کے لیڈر کے متعلق یہ عذر ہرگز معقول نہیں کہا جا سکتا تاہم اگر تھوڑی دیر اس کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو علامہ اقبال کے پاس اس کا کیا جواب ہے کہ حال ہی میں لندن میں جوبلی کے موقعہ پر جو جماعت اس غرض سے قائم ہوئی ہے کہ برطانیہ اور دنیائے اسلام کے تعلقات بہتر ہونے چاہئیں اس میں علامہ اقبال اور چوہدری ظفر اللہ خان دونوں بطور مسلمان شامل ہیں۔ یہ ایک کی خبر رائٹر نے دس مئی کو دی اور گیارہ مئی کے اخبارات میں شائع ہوئی۔ اس کے ممبر یا برطانیہ کے لارڈ ہو سکتے ہیں یا مسلمان، کوئی غیر مسلم غیر انگریز اس کا رکن نہیں ہو سکتا۔"

(روزنامہ سیاست ۱۴-۱۵ مئی ۱۹۳۵ء)

علاوہ ازیں مندرجہ بالا مضمون سے پہلے اداریہ میں سید حبیب صاحب مدیر سیاست نے تحریر کیا:—

"میں علامہ ممدوح سے استصواب کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ کیوں چوہدری ظفر اللہ خاں کے تقرر کے بعد ان کی محبت ختم رسل (فداہ ابی وامی) میں جوش آیا اور کیوں اس سے پہلے وہ اس میدان میں نہ اترے حالانکہ اس فتنے کی عمر کشمیر کمیٹی اور چوہدری صاحب کے تقرر سے کوئی تیس سال کے قریب یا زیادہ ہے کیا وجہ ہے کہ چوہدری صاحب کے رکن پنجاب کونسل منتخب ہونے کے وقت یا ان کے سائمن کمیٹی کا ممبر منتخب ہونے پر یا ان کے اول مرتبہ سر فضل حسین کی جگہ مقرر ہونے پر یا مرزائیوں کی متعدد دیگر تحریکات کے زمانہ میں آپ نے اس گروہ کے خلاف علم جہاد بلند نہ کیا؟"

ایک دنیا اس سے واقف ہے کہ علامہ سید حبیب کے اس استصواب پر اقبال خاموش رہے۔

اس کے علاوہ انگریزی روزنامہ "STATES MAN" نے ۲۵؍۵؍۳۵ء کی اشاعت میں ڈاکٹر اقبال کی مخالفت پر تبصرہ کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا کہ:—

"قادیانی فرقہ کشمیر کمیٹی کے صدر رہا وجود میں
آنے اور چوہدری ظفر اللہ صاحب کے متحرک رہنے میں
سازش کا ہاتھ ہے۔ پنجاب کونسل کے انتخاب
کے سلسلہ میں چوہدری صاحب کے کھڑا ہونے کے
موقع پر اور پانچ دفعہ وائسرائے کی کونسل کا
ممبر مقرر ہونے پر ڈاکٹر صاحب نے کیوں
صدائے احتجاج بلند نہ کی؟"

حرف آخر

قارئین کرام! مندرجہ بالا تاریخی حقائق کے مطالعہ کے بعد بڑی آسانی سے اس امر کا موازنہ کر سکتے ہیں کہ سر اقبال کی جماعت احمدیہ کو مخالفت میں تحریرات کس حد تک معقولیت اور حقیقت پر مبنی ہیں۔ بانی احمدیت کو سب سے بڑے دینی مفکر اور جماعت احمدیہ کو اسلامی سیرت کا نمونہ قرار دینا اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو بنظر استحسان دیکھنا ایک طرف اور دوسری طرف مخالفت، سیاسی محرکات اور ذاتی وقار کے لئے منافقانہ اقدام ہیں جبکہ دوسری آراء اس امر پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈال رہی ہیں۔ تاریخ، انصاف اور تحقیق کا تقاضا یہ ہے کہ اس مخالفت کے ساتھ ان کی جماعت احمدیہ کے ساتھ عقیدت اور موافقت اور گہرے تعلق کا بھی اظہار کیا جائے جس کی آخر دم تک انہوں نے تردید نہیں کی۔

ماہنامہ الفرقان کا تعارف

ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کراچی نے اپنے جنوری ۱۹۷۵ء کے کتابچہ PERIODICALS. میں اپنی لائبریری میں آنے والے رسالہ جات کے ضمن میں ماہنامہ الفرقان کا بایں الفاظ ذکر کیا ہے:۔

"AL-FURQAN MONTHLY.

published in Rabwah and is the organ of the Ahmadiyya Movement. It includes poems as well as articles on political conditions in Muslim countries and comparative religions. It also records religious events in different parts of the world."

شاعرِ سلسلہ عبدالسلام اختر مرحوم کا ذکرِ خیر

انسانی زندگی ناپائیدار ہے۔ اس کائنات میں پیدا ہونے والا ہر انسان ایک نہ ایک دن اس جہان سے کوچ کر جاتا ہے اور اپنی زندگی کے اعمال کی جزا و سزا کے لئے دوسرے ابدی جہان میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اس دنیا کی زندگی اگلی مستقل زندگی کے لئے بطور بیج کے ہوتی ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ انسان اس دنیا میں جو بوتا ہے اس کا پھل اسے آخرت میں ملے گا۔ کامیاب زندگی اس انسان کی ہے جو اپنے مقصدِ حیات کو سمجھتا ہے اور اس کے حصول کے لئے مقدور بھر کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں مختلف استعدادیں رکھی ہیں۔ ہر شخص سے اس کی طاقت اور استعداد کے مطابق ہی مطالبہ ہوتا ہے۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ـــــ اگر انسان اس مطالبے کو پورا کر دیتا ہے تو یقیناً کامیاب ہو جاتا ہے۔ انسان کی کمزوری کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کی ستاریت اور غفاریت کے جلوے بھی ظاہر ہوتے ہیں اور انسان کو بعض ظاہری کمزوریوں کے باوجود اس کے دل کے خلوص کی بنا پر آغوشِ رحمت میں ڈھانپ لیا جاتا ہے۔

قریباً دو مہینے گزرے کہ اخویم مکرم جناب عبدالسلام صاحب اختر جو سلسلہ کے مخلص خادم، نامور شاعر اور دوستوں کے ایک مخلص دوست تھے اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے۔ ساٹھ سال کے قریب انھوں نے زندگی پائی اور ایک لمبی بیماری کے بعد وہ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط

اُن کا ذکرِ خیر اُن کے قدردانوں میں، ان کے واقفوں میں، اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں قائم رہے گا اور بہت سے لوگ ان کے ایمان افروز شعر پڑھ کر ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں گے۔

اختر صاحب مرحوم کی شاعری ہر پہلو سے اسلامی شاعری کہلانے کی مستحق ہے۔ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ترانے گائے ہیں اور حضورؐ کے ذکرِ خیر کو دنیا میں پھیلایا ہے۔ انھوں نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تاریخی واقعات کو منظوم کلام کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا جو ایک مشکل کام ہے۔ ان کی یہ نظمیں جب رسالہ الفرقان میں شائع ہوتی تھیں۔ بہت سے لوگ انھیں داد دیتے اور ان کے لئے دعا کرتے تھے۔ وہ ہمارے بے تکلف دوست تھے اور مجلس میں ان کی موجودگی تمام حاضرین میں مسرت کی ایک لہر دوڑا دیتی تھی۔ علم دوست اور صاحبِ مذاق انسان کی مجلس میں بیٹھنے سے جو فوائد حاصل ہو سکتے ہیں ـــ وہ عبدالسلام اختر مرحوم کی موجودگی سے حاصل ہوتے ہیں۔

مرحوم کی ایک نہایت اچھی عادت یہ تھی کہ وہ اپنے ساتھیوں۔ دوستوں اور بزرگوں کے بچوں اور بچیوں کی شادیوں وغیرہ کے موقع پر کوئی نہ کوئی اچھی سی نظم پیش کر دیتے تھے اور یہ ان کا ایک بہترین تحفہ ہوتا تھا۔

انھوں نے اشعار کا ایک مجموعہ تھوڑا عرصہ قبل "نقوشِ جاوداں" کے نام سے شائع فرمایا تھا۔ اس میں اپنی کچھ سرگذشت بھی تمہیداً بیان فرمائی تھی اس سلسلہ میں انھوں نے ماہنامہ الفرقان کا ذکر ایک اچھے پیرایہ میں کیا۔ انھوں نے لکھا:۔

"مقصد بالکل واضح ہے کہ اس زمانے کے ہادی اور مامور کی عظیم شخصیت کی سیرت کو دل و نگاہ میں اس رنگ میں اجاگر کیا جاوے کہ نیکی کی خفتہ قوتیں بیدار ہو جائیں اور پڑھنے والا نیکی کے عمل میں ایک حظ محسوس کرنے لگے۔ میں نے سیرت کی ان تمام روایات اور واقعات کی بنیاد اوّلاً حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مرحوم و مغفور کی تصنیف کردہ "سیرۃ المہدی" حصہ اول دوم اور سوم پر رکھی ہے اور اس کے بعد "اصحاب احمد" کی مختلف جلدوں میں سے بعض چیدہ چیدہ واقعات جو حضور علیہ السلام کی سیرت کے نمایاں پہلوؤں سے تعلق رکھتے ہیں نظم کئے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم و مغفور کے قلم کی خوبی یہ ہے کہ آپ کا اندازِ تحریر نہ صرف ادبی حسن اپنے اندر رکھتا ہے بلکہ آپ دوسرے فرقوں کے بزرگوں اور اہلِ علم حضرات کا ذکر بھی کمال عظمت اور غیر جانبداری کے ساتھ کرتے ہیں۔ جس سے ایک خاص قسم کی کشش پیدا ہوتی ہے۔ سر سید مرحوم بانی علی گڑھ یونیورسٹی کے متعلق روایت اس کی ایک مثال ہے۔ اس مختصر مجموعے کی اشاعت کے سلسلے میں مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل مدیر الفرقان کا ممنون ہوں کہ آپ نے تقریباً دو درجن منظوم روایات کو ہر ماہ نہایت باقاعدگی کے ساتھ ایک ایک کر کے الفرقان میں شائع فرمایا اور اس طرح پڑھنے والوں کے دلوں میں ایک لذت مطالعہ پیدا کی۔ اکثر دوستوں نے مجھے خطوط کے ذریعے اپنے دلی تاثرات سے آگاہ فرمایا۔ غائبانہ طور پر تحسین اور دعا کے ذریعے میری حوصلہ افزائی فرمائی اور اس طرح عملی طور پر میرے ذہن اور قلم کی تقویت کا موجب ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو اور دعا کرنے والے ان بزرگوں، دوستوں، بھائیوں اور بہنوں کو اپنی طرف سے خزائنِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔"

(نقوشِ جاوداں۔ مصنفہ عبدالسلام صاحب اختر ایم اے صفحہ ۲-۳)

اب مرحوم کی وفات کے بعد ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مرتبہ عطا فرمائے اور ان کے سب پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو۔ اللّٰھم آمین!

○

مضى عبد السلام إلى السلام

الاستاذ عزيز الرحمان منغلہ مربی سلسلہ

لنا في كل يوم من ظلام فراق أحبة رفقٍ كرام
ودمعٌ قد بدت فوق التراب مضى عبد السلام إلى السلام
أتاني نعيه في غير وقت ففاضت دمعتي والقلب دامِ
كريمٌ فاضلٌ حبرٌ نبيلٌ وشاعرنا العظيم بلا كلام
فتى في الأحمدية مثل بطل ودافع عن أمانات الإمام
إذا افتخر الجموع بشاعريها فلا ننساك يا عبد السلام
نقوشك[1] خالدات في الخواطر ويذكرها المؤرخ باحترام
وإن كتابة الأشعار تبقى وصاحبها إلى دار السلام
ترحل عن عيون وصوحتي لقد فاز الألى نصروا إمامي
وأخترنا تمكن "في عبادي"[2] وسيّر تفرّد للخصام
سحائب رحمة جادت بمطر على قبر حوى عبد السلام
سقاك الله في جنات عدن
بحرمة أحمد كأس الكرام

۱؎ : مرحوم کے اشعار کا مجموعہ "نقوشِ جاوداں" مراد ہے۔ ۲؎ الآیۃ الکریمہ

چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے کی یاد میں!

محترم محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی

مرے اختر تری رنگیں بیانی یاد آتی ہے
سرِ مجلس تری وہ نغمہ خوانی یاد آتی ہے

کہوں میں کیوں تجھے مُردہ کہ زندہ ہے وفا تیری
تری گزری ہوئی سب زندگانی یاد آتی ہے

تو اختر جس فلک کا تھا وہیں پر چل دیا آخر
ہمیں لیکن تری انجم فشانی یاد آتی ہے

وہ "عہدِ وقف" آخر تک نبھانا صبر سے تیرا
وہ ہر اک امتحاں میں کامرانی یاد آتی ہے

تری وہ بذلہ سنجی اور بے باکانہ تنقیدیں
وہ یارانِ کہن میں نکتہ دانی یاد آتی ہے

زباں کے ساتھ ہاتھوں کو بھی محوِ گفتگو رکھنا
تری ہر اک ادائے دلستانی یاد آتی ہے

نرالی تھی تری لَے، تیری نَے، تیری سخن گوئی
بتاؤں کیا تری کیا کیا نشانی یاد آتی ہے

رہا برسوں تلک تو مبتلائے دردِ پنہانی
ترا صبر و رضا اور سخت جانی یاد آتی ہے

اگرچہ آلیا تھا شیب نے بے وقت ہی تجھ کو
وہ آخر تک ترے دل کی جوانی یاد آتی ہے

تو اک رخشندہ کوکب تھا سمائے احمدیت کا
تری بزمِ ادب میں ضوفشانی یاد آتی ہے

○

"صحافت" کا ایک "تازہ نمونہ"

ربوہ میں اسلحہ کے متعلق ایک جعلی اور شر انگیز خبر

سرکاری ترجمان کی طرف سے بروقت تردید

قارئین کرام! جماعت احمدیہ کے متعلق جھوٹی اور غلط خبروں کی اشاعت عام ہے۔ بعض اخبار تو اسے کار ثواب سمجھتے ہیں۔ عام مذہبی اخبار و رسالے آئے دن سراسر بے بنیاد خبریں شائع کر کے عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کرتے رہتے ہیں۔ اخبارات و رسائل اور روزنامے جماعت احمدیہ کے بارے میں اس کثرت سے جعلی خبریں شائع کرتے ہیں کہ ہمارے لئے ان کی لفظی تردید کرتے رہنا بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال درج ذیل ہے:۔

(ا)

قارئین کرام! روزنامہ امروز لاہور ایک وقیع اخبار سمجھا جاتا ہے مگر آپ اس کی ذیل کی خبر مطالعہ فرمائیں جو اس کے لائل پور کے نامہ نگار کی طرف سے بھیجی گئی:۔

"ربوہ ریلوے اسٹیشن پر غیر ملکی اسلحہ کی بھاری مقدار پکڑی گئی"

اسلحہ ریل گاڑیوں کے ذریعے ربوہ پہنچایا جا رہا تھا،

لائلپور ۱۹ر جولائی۔ پولیس نے ربوہ ریلوے سٹیشن سے غیر ملکی اسلحہ کی بھاری مقدار پر قبضہ کر لیا ہے یہ اسلحہ پیٹیوں میں بند کر کے ریل گاڑی کے ذریعے ربوہ پہنچایا جا رہا تھا۔ سپیشل پولیس کو کافی عرصہ سے یہ اطلاعات موصول ہو رہی تھیں کہ غیر ملکی اسلحہ کی بھاری مقدار ربوہ پہنچائی جا رہی ہے چنانچہ سپیشل پولیس کا ایک دستہ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر خصوصی طور پر متعین کر دیا گیا۔ گزشتہ روز جب ریلوے سٹیشن پر یہ پیٹیاں اتاری جا رہی تھیں تو ایک پیٹی پلیٹ فارم پر گر کر ٹوٹ گئی جس سے غیر ملکی اسلحہ کی نشاندہی ہوئی سپیشل پولیس کا اہلکار جب یہ اطلاع دینے ربوہ پولیس سٹیشن گیا تو اس دوران میں ریلوے کے عملے نے ان پیٹیوں کو ٹھکانے لگانے کی کوشش کی لیکن پولیس نے بروقت پہنچ کر اسلحہ کی پیٹیوں پر قبضہ کر لیا۔ پولیس اس بات کو صیغۂ راز میں رکھ رہی ہے کہ اسلحہ

کی مقدار کتنی تھی اور اب تک کتنا اسلحہ ربوہ پہنچ چکا ہے اس سلسلہ میں ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی پولیس اس سلسلہ میں تفتیش کر رہی ہے۔"

(امروز لاہور ۳۰ جولائی ۱۹۷۵ء)

اس خبر کو پڑھ کر اہل ربوہ حیران و ششدرہ گئے کہ خدایا! اتنا بھی شرانگیز جھوٹ بنایا اور شائع کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس خبر کو پڑھ کر مخالف طبائع میں اشتعال پیدا ہوا ہوگا اور احمدی جماعتیں اسے پڑھ کر خواہ مخواہ پریشان ہوئی ہونگی

(۴)

خدا بھلا کرے حکومت پنجاب کا کہ اس شرانگیز خبر کی اس کے ترجمان نے نہ صرف پر زور تردید کی بلکہ اصل حقیقت بھی واضح کر دی —— دوسرے روز کے امروز میں شائع ہوا:—

"ربوہ سے غیر ملکی اسلحہ برآمد نہیں ہوا: سرکاری ترجمان

پیٹیوں میں کالج کی نیشنل کیڈٹ کور کی تربیت کیلئے نقلی بندوقیں بھیجی گئی تھیں!

لاہور ۳۰ جولائی (اے پی پ) ایک سرکاری ترجمان نے اس خبر کو غلط قرار دیا ہے کہ ربوہ سے غیر ملکی اسلحہ کی بڑی مقدار پکڑی گئی ہے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پکڑی جانے والی پیٹیوں میں نقلی بندوقیں تھیں جو قومی تحویل میں لئے گئے مقامی گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج کی نیشنل کیڈٹ کور کی تربیت کے لئے سرکاری طور پر بھیجی گئی تھیں۔ ربوہ سے امروز کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ کل سی آئی ڈی کی اطلاع پر پولیس اور سیکورٹی فورس کی بھاری جمعیت نے ربوہ ریلوے سٹیشن پر اچانک چھاپہ مارا اور مقامی مجسٹریٹ سردار محمد منیر خان لغاری کی قیادت میں ڈی ایس پی چنیوٹ نے راولپنڈی سے آنے والی تین چوبی پیٹیوں پر قبضہ کر لیا۔ یہ پیٹیاں تعلیم الاسلام کالج کے نام بھیجی گئی تھیں۔ پولیس نے کالج کے حکام کو بلایا اور ان سے پیٹیاں طلب کی تاکہ ریلوے سے یہ پیٹیاں چھڑائی جائیں لیکن کالج کے حکام نے بتایا کہ ان کے پاس کوئی بلٹی نہیں پہنچی۔ بعد میں یہ پیٹیاں کھولی گئیں تو ان میں سے اسلحہ کی بجائے نقلی بندوقیں برآمد ہوئیں۔ یہ بندوقیں کالج کے طلباء پر مشتمل نیشنل کیڈٹ کور کی ٹریننگ کے لئے خود حکومت کی طرف سے بھجوائی گئی ہیں"

(امروز لاہور ۳۱ جولائی ۱۹۷۵ء)

روزنامہ مشرق لاہور نے لکھا:—

"ربوہ ریلوے سٹیشن سے اسلحہ پکڑے جانے کی خبر بالکل بے بنیاد ہے

لاہور ۳۰ جولائی (اے پی پ) ایک سرکاری ترجمان نے ایک مقامی اخبار میں شائع ہونے والی اس خبر کو بالکل بے بنیاد قرار دیا ہے کہ پولیس نے ربوہ ریلوے اسٹیشن سے غیر ملکی اسلحہ کی بھاری مقدار برآمد کر لی ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ یہ اسلحہ اصل ڈمی رائفلیں ہیں جو سرکاری طور پر مقامی گورنمنٹ کالج کی نیشنل کیڈٹ کور کی تربیت کے لئے منگوائی گئی تھیں اس میں کسی قسم کا آتشیں اسلحہ یا گولہ

باعث نہیں تھا۔" (مشرق ۳۱ جولائی ۱۹۷۵ء)

روزنامہ مساوات لاہور میں شائع ہوا:-

"ربوہ سٹیشن سے اسلحہ برآمد نہیں ہوا: نقلی رائفلیں نیشنل کیڈٹ کور کے لئے منگوائی گئی تھیں۔

لاہور ۳۰ جولائی (اے پ پ) ایک سرکاری ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ ربوہ ریلوے سٹیشن سے غیر ملکی اسلحہ کی بھاری مقدار پکڑی گئی ہے۔ واضح رہے کہ لاہور کے ایک روزنامے نے آج یہ خبر شائع کی کہ پولیس نے ربوہ سٹیشن سے بھاری مقدار میں غیر ملکی اسلحہ پکڑ لیا۔ ترجمان نے بتایا کہ وہ نقلی رائفلیں تھیں جنہیں قومی تحویل میں لئے گئے مقامی کالج میں نیشنل کیڈٹ کور کے دستے کے لئے سرکاری طور پر منگوایا گیا تھا۔ اس میں کسی قسم کا بھی آتشیں اسلحہ نہیں تھا۔" (مساوات ۳۱ جولائی ۱۹۷۵ء)

روزنامہ نوائے وقت لاہور نے تفصیلاً لکھا:-

"راولپنڈی سے ۵۰ ڈمی رائفلیں ربوہ بھیجی گئی تھیں۔

اسلحہ برآمد ہونے کی خبر غلط ہے

لاہور ۳۰ جولائی (نمائندہ خصوصی) گزشتہ روز ربوہ ریلوے اسٹیشن پر جو پیٹیاں اتاری گئیں ان میں لکڑی کی بنی ہوئی ڈمی رائفلیں تھیں جو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں نیشنل کیڈٹ کور کی تربیت حاصل کرنے والے طلباء کے لئے سرکاری نگرانی میں منگوائی گئی تھیں۔ اور جو ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ اور ڈی ایس پی چنیوٹ کی موجودگی میں کالج پہنچا دی گئیں۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ یہ ڈمی رائفلیں تین ایسی بیالی پیٹیوں میں بند تھیں جن پر خیر سگالی کے جذبات کے اظہار کے لئے دو ہاتھ مصافحہ کرتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ ایک پیٹی میں بیس اور دو پیٹیوں میں پندرہ پندرہ ڈمی رائفلیں تھیں۔ ایک پیٹی کا چوبی کنارہ ٹوٹنے سے ایک ڈمی کا بٹ دکھائی دیا تو بعض افراد کو شبہ گزرا کہ کسی منصوبے کے تحت ان پیٹیوں میں غیر ملکی اسلحہ درآمد کیا گیا ہے اس پر ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ مسٹر منیر خان اور ڈی ایس پی چنیوٹ ملک غلام حمید اور نیشنل کیڈٹ کور کے انچارج میجر عباس اور سی آئی ڈی کے افسر سٹیشن پر پہنچ گئے۔ ان کی موجودگی میں پیٹیاں کھلوائی گئیں تو ان میں سے ڈمی رائفلیں برآمد ہوئیں جنہیں کالج پہنچا دیا گیا۔ نمائندہ نوائے وقت نے ربوہ کے سرکاری اور غیر سرکاری ذرائع سے جو معلومات حاصل کیں ان کے مطابق ڈمی رائفلوں کی تعداد ۵۰ تھی جو راولپنڈی سے ربوہ بھیجی گئی تھیں اور ماڈل انڈسٹریز کے ذریعے ۲۶ جولائی کی شام کو ربوہ سٹیشن پر پہنچیں۔ اندریں اثنا ربوہ کے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ [illegible] چنیوٹ کے پولیس حکام اور ایس پی جھنگ مسٹر افضل نے بعض اخبارات میں (نوائے وقت نہیں) شائع ہونے والی خبروں کو من گھڑت قرار دیا ہے۔ آج یہاں سرکاری طور پر بھی اس خبر کی تردید کی گئی ہے ——— ربوہ سے نوائے وقت کے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق گزشتہ روز پولیس کی بھاری جمعیت نے اچانک ربوہ اسٹیشن کا محاصرہ کر لیا جس کی قیادت

چنیوٹ کے علاقہ مجسٹریٹ، ڈی ایس پی چنیوٹ اور ایس ایچ او تھانہ ربوہ کر رہے تھے۔ پولیس نے ریلوے سٹیشن پر موجود لکڑی کے تین ڈبے بڑے صندوق قبضہ میں لے کر ڈرتے ڈرتے انہیں کھولا لیکن ان میں سے ڈمی بندوقوں کے سوا کچھ نہیں ملا۔ یہ رائفلیں گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلبا کو نیشنل کیڈٹ کور کی تربیت دینے کے لئے منگوائی گئی تھیں۔ صندوق پر امریکہ کا لیبل لگا ہوا تھا۔ غالباً یہ صندوق امریکہ سے اسلحہ کی درآمد کے لئے استعمال کئے جا چکے تھے اور بعد میں انہیں ڈمی بندوقیں راولپنڈی سے ربوہ بھیجنے کیلئے استعمال کیا گیا۔ امریکہ کے لیبل دیکھ کر پولیس کو شبہ پیدا ہوا اور اس نے اسلحہ برآمد کرنے کی کارروائی شروع کر دی۔"

(نوائے وقت لاہور۔ ۳۱ جولائی ۱۹۷۵ء)

روزنامہ الفضل ربوہ نے لکھا:—

"ربوہ ریلوے سٹیشن پر کسی قسم کا غیر ملکی یا ملکی اسلحہ نہیں پکڑا گیا

مقامی سرکاری افسران کی طرف سے روزنامہ "امروز" کی انتہائی شر انگیز اور سراسر جھوٹی خبر کی پرزور تردید۔

ربوہ ۳۱ جولائی ——— ربوہ ریلوے سٹیشن پر غیر ملکی یا ملکی اسلحہ کی بھاری مقدار کے پکڑے جانے کے متعلق روزنامہ "امروز" کے ۳۱ جولائی ۱۹۷۵ء کے شمارہ میں شائع ہونے والی خبر کے متعلق آج جب ربوہ کے متعلقہ سرکاری اداروں سے رابطہ قائم کر کے ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اس خبر کو سراسر کذب و افتراء پر مبنی من گھڑت اور شر انگیز قرار دیا اور بتایا کہ "امروز" کے نامہ نگار نے جس اسلحہ کے پکڑے جانے کے متعلق سراسر جھوٹا افسانہ تراشا ہے اس کی اصلیت یہ ہے کہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی نیشنل کیڈٹ کور (این سی سی) کے لئے فوجی ادارہ سی او ڈی راولپنڈی کی طرف سے محض لکڑی کی بنی ہوئی ڈمی رائفلیں کالج میں مقیم فوجی سٹاف کو ریلوے بلٹی کے ذریعہ بھیجی گئی تھیں جنہیں ٹریننگ کیلئے مقرر فوجی سٹاف نے خود وصول کیا۔ بھاری مقدار میں غیر ملکی اسلحہ پکڑے جانے کے متعلق جو کچھ "امروز" کے نامہ نگار نے لکھا ہے اس کا لفظ لفظ جھوٹ پر مبنی ہے ——— گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل نے جو کالج کی نیشنل کیڈٹ کور کے کمانڈنٹ بھی ہیں آج صبح "امروز" کی خبر پڑھ کر بتایا کہ "امروز" کے نامہ نگار نے جس رائی کا پہاڑ بنایا ہے اس رائی کی حیثیت یہ ہے کہ ٹریننگ کی غرض سے لکڑی کی بنی ہوئی کچھ ڈمی رائفلیں ۲۶ جولائی کو ریلوے بلٹی کے ذریعہ ٹریننگ کی غرض سے ربوہ میں مقیم فوجی سٹاف کو بھیجی گئی تھیں اور جنہیں ٹریننگ دینے والے متعلقہ فوجی افسر نے خود ریلوے سٹیشن سے وصول کیا۔ آپ نے کہا ایسے لکڑی کے رائفل کئی سال سے ان تمام کالجوں کو حکومت کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں جن میں نیشنل کیڈٹ کور قائم ہے ——— انچارج پولیس سٹیشن ربوہ، گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں طلبہ کو ٹریننگ دینے والے فوجی سٹاف اور اسٹیشن ماسٹر ربوہ نے ملاقات کے دوران پرنسپل صاحب گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے بیان کی تصدیق کی اور "امروز" کے نامہ نگار کی خبر کو شر انگیزی پر مبنی، سراسر جھوٹ کا پلندہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ صحیح ہے

کہ جب سرکاری ادارہ کی طرف سے مرسلہ "ڈمی الفلون" کی تین پیٹیاں ربوہ ریلوے سٹیشن پر موصول ہوئی تھیں تو پولیس نے ذمہ دار سرکاری افسران کی موجودگی میں ان کے متعلق تحقیقات کرکے یہ تسلی کی تھی کہ یہ ڈمی الفلون کی پیٹیاں ہیں جو ایک سرکاری ادارہ کی طرف سے دوسرے سرکاری ادارہ کو بھیجی گئی ہیں۔" (روزنامہ الفضل ربوہ - ۳۱ جولائی ۱۹۷۵ء)

(۴)

روزناموں کے ان اقتباسات اور سرکاری ترجمان کی طرف سے واضح تردید کے بعد یہ معاملہ تو نکھر گیا کہ ربوہ سے غیر قانونی اسلحہ کے پکڑے جانے کا افسانہ سراسر جھوٹ ہے مگر ہنوز یہ سوال صحافت کے علمبرداروں کے لئے قابلِ حل ہے کہ کیا ایسے نامہ نگاروں سے جو اپنے روزناموں کو بھی بدنام کراتے ہیں مواخذہ ہونا ضروری نہیں؟

ہم اس جگہ حکومت پنجاب کی طرف سے بروقت تردید ہو جانے پر اس کے شکر گزار ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ حکومت کے ترجمان ہر موقع پر ایسی ہی چستی کا ثبوت دیتے رہیں گے ہم یقین رکھتے ہیں کہ حکومت کا یہ رویہ ملک کو بہت سے فتنوں سے بچا سکتا ہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ وحبذا اللّٰھم آمین!

ایک مکتوب

محترم چوہدری عبدالواحد صاحب سابق صدر انجمن احمدیہ ایڈیٹر "الفرقان" کے نام اپنے خط میں لکھتے ہیں:-

"محترمی مولانا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الفرقان کے "نعتِ نبوی نمبر" کی تجویز بڑی مبارک ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی، فارسی اور اردو منظوم کلام جو حضرت اقدس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور محبت میں لکھا۔ سارا اس نمبر میں شائع ہونا چاہیئے۔ عربی اشعار پر اعراب ہوں اور ساتھ اردو ترجمہ بھی ہو اسی طرح فارسی کلام کا بھی اردو ترجمہ ہونا ضروری ہے۔ اگر اس پر معمول سے زیادہ خرچ ہو تو مجھے یقین ہے قارئین الفرقان بخوشی اسے ادا کریں گے۔ والسلام!

(خاکسار عبدالواحد)

الفرقان: اس عمدہ تجویز کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان شاء اللہ العزیز ماہ اکتوبر ۱۹۷۵ء کا شمارہ الفرقان "نعتِ نبوی نمبر" ہوگا جو ۱۵ اکتوبر کو شائع ہوگا۔ پوری کوشش کی جائے گی کہ مکتوب میں مندرج سارے پہلوؤں کو پوری طرح ملحوظ رکھا جائے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق

روزنامہ الفضل ربوہ

ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علمی و سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی و عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کی تحریک کریں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔ شرح چندہ حسب ذیل ہے:-

ایک سال -/۶۲ روپے　چھ ماہ -/۳۱ روپے　تین ماہ ۱۶/۵۰ روپے

خطبہ نمبر ایک سال -/۱۸ روپے　فی پرچہ روزانہ ۳۰ پیسے

فی پرچہ خطبہ نمبر ۳۵ پیسے

منیجر الفضل ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں

چندہ سالانہ پانچ روپے

مینیجنگ ایڈیٹر

مفید اور موثر دوائیں

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوب صورتی کے لئے نہایت مفید

خارش، پانی بہنا، پھیمنے، ناخونہ، ضعف بصارت وغیرہ امراض کے لئے نہایت مفید ہے عرصہ ساٹھ سال سے استعمال ہو رہا ہے

خشک تری شیشی: سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہترین تجویز جو نہایت اعلیٰ اور عمدہ اجزا کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔ اٹھرا، بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ پیدا ہونے کے بعد جلد مر جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر ہونا، ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے۔ قیمت: پندرہ روپے۔

خورشید یونانی دواخانہ

گول بازار ربوہ　　فون نمبر ۵۳۸

الفردوس

انارکلی میں لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی دکان ہے!

الفردوس

۸۵- انارکلی ۔ لاہور

ہر قسم کا سامانِ سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ

سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

ٹیلیفون: ۶۴۵۰۰

سرزمینِ قادیان کا

اوّلین دواخانہ

جب ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے قائم فرمایا

قدیمی • اوّلین • شہرۂ آفاق

حبّ اٹھرا جیدۃ

مکمل کورس: بیس روپے ۲۰/-

دوائی خاص: نامرادی کا واحد علاج۔ دوا دس کی قیمت: دس روپے ۱۰/-

زدجام عشق: طاقت کی لاثانی دوا قیمت ساٹھ گولی۔ پچیس روپے ۲۵/-

حبّ مفید النساء: بے قاعدگی کا بہترین علاج۔ دس روپے ۱۰/-

حبّ مسان: سوکھے کی مجرب دوا۔ قیمت پانچ روپے ۵/-

معین الصحت: تلی بھیں خرابی جگر اور یرقان کا علاج قیمت دس روپے ۱۰/-

— ہمارا اصول —

• صاف ستھرے اجزا • دیانتدارانہ دواسازی • عمدہ پیکنگ
• غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ ——— اور

اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں۔

حکیم نظام جان اینڈ سنز

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

طابع و ناشر: ابوالعطاء جالندھری • پرنٹر: سید عبدالحیٔ • مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقامِ اشاعت: دفتر الفرقان ربوہ

ضمیمہ الفرقان

وصایا

مسل نمبر ۲۲۰۷۹ : میں محمد یوسف ولد محمد عبداللہ صاحب مرحوم قوم ارائیں عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن کنری پاکستان ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵-۵-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد اس وقت ۱۰۰/- روپے بطور جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد محمد یوسف معرفت عبدالحمید کلاتھ مرچنٹ نیو کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد: فضل الدین فاروق سیکرٹری اصلاح و ارشاد کنری۔
گواہ شد: محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر (سندھ)

مسل نمبر ۲۲۰۸۱ : میں محمد شفیع ولد چوہدری اللہ دین صاحب قوم ارائیں پیشہ قلعی گر عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵-۲-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد شفیع میانہ پورہ گلی نمبر ۳ مکان نمبر ۳۱/۱۳ سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد: قاسم الدین محمد حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد: حاجی اللہ دتہ ولد خواجہ حسن محمد عیاری فروش بڈھی بازار سیالکوٹ شہر۔

مسل نمبر ۲۲۰۸۳ : میں ملک منور احمد طاہر ولد ملک محمد سعید صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵-۲-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۵۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک منور احمد طاہر مکان نمبر ۱۸۱ گلی نمبر ۵ ناظم آباد محمود آباد نمبر ۶ کراچی نمبر ۲۹۔ گواہ شد: عبدالسمیع احمد سیکرٹری تعلیم و وصیت نمبر ۶۷۹۵ محمود آباد کراچی۔ گواہ شد: خالق داد خان صدر حلقہ محمود آباد کراچی نمبر ۲۹۔

مسل نمبر ۲۲۰۸۴ : میں [illegible] ولد محمد اسحاق صاحب ملک قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵-۲-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان رقبہ ۱۲۰ مربع گز [illegible] ٹاؤن کراچی قیمتی ۵۰,۰۰۰/- روپیہ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت ...

اسی طرح بعد وفات ... میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ... صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ... [illegible] ... کراچی۔ گواہ شد ... [illegible] ... گواہ شد چوہدری غلام رسول ... کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۰۸۲ : میں مرزا ... [illegible] ... بیگم ... قوم مغل ... عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ... [illegible] ... بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ... میری جائیداد اس وقت ... روپیہ ... [illegible] ... ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر ... جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا ... ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا ... [illegible] ... ۱۹۸/۴ ... ضلع لائلپور ... گواہ شد بشیر احمد ... سیکرٹری ... گواہ شد ... [illegible] ... لائلپور

مسل نمبر ۲۲۰۸۶ : میں ملک ... [illegible] ... قوم ... پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ... بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ... میری جائیداد اس وقت ... [illegible] ... ۶۹۳/- روپیہ ... تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر ... جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر ... ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ... [illegible] ... گواہ شد ... [illegible] ... گواہ شد ... [illegible]

مسل نمبر ۲۲۰۹۳ : میں محمد یوسف ... [illegible] ... قوم ... پیشہ ... عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ... ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ... میری جائیداد ... [illegible] ... روپیہ ... [illegible] ... ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر ... جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر ... ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت ... ۱۵۰/- روپیہ ماہوار آمد ... تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ ... صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ... [illegible] ... ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد ... [illegible] ... ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد ... [illegible]

مسل نمبر ۲۲۰۹۸ : میں محمد اکرم ... [illegible] ... قوم ... پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ... ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ... میری جائیداد اس وقت ... [illegible] ... روپیہ ... تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر ... جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر ... ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اکرم ... [illegible] ... ضلع سیالکوٹ ... گواہ شد ... [illegible] ... ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد ... [illegible]

مسل نمبر ۲۲۰۹۷: میں دلدار احمد ولد چوہدری نور احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ... شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۔/۔۔ روپیہ ماہوار ہے میں تا حیات اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا جاؤں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد دلدار احمد ... گواہ شد: غلام احمد صدر جماعت ... گواہ شد: ... جماعت احمدیہ ...

مسل نمبر ۲۲۱۰۳: میں ملک عبد الحمید خاں ولد ملک فقیر محمد خاں صاحب قوم ککے زئی عمر ۴۸ سال پیدائشی ۱۹۲۵ء ساکن ... بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد رقم مبلغ ۔/۔۔۔ روپیہ ... جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری آمد مبلغ ۔/۱۰۰ روپیہ ماہوار بصورت ... ہے میں تا حیات اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک عبد الحمید خاں ... ڈاکخانہ ... لاہور۔ گواہ شد: محمد ... ولد ... گواہ شد: محمود مجید (پسر موصی) ۱۰۲ ... لاہور

مسل نمبر ۲۲۱۰۴: میں ملک محمود مجید خاں ولد ملک عبد الحمید خاں صاحب قوم ککے زئی پیشہ ... عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور شہر بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۵/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک پختہ دکان ... قیمت تقریباً ۔/۔۔۔ روپیہ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری آمد مبلغ ۔/۲۰۰ روپیہ ماہوار بصورت ... ہے میں تا حیات اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک محمود مجید خاں ... لاہور۔ گواہ شد: محمد اسحاق ولد ... گواہ شد: ملک عبد الحمید خاں (والد موصی) لاہور

مسل نمبر ۲۲۱۰۶: میں بابا عبد الکریم ولد میاں غلام محمد صاحب قوم پٹھان پیشہ ... عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان ایک ... قیمت اندازاً ۔/۲۵۰۰ روپیہ (رقبہ تقریباً ۲ مرلہ) میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری آمد مبلغ ۔/۔۔ روپیہ ماہوار بصورت ... ہے میں تا حیات اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بابا عبد الکریم ... سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد: شمس الدین ولد میاں الٰہی بخش صاحب سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد: ... سیالکوٹ شہر

مسل نمبر ۲۲۱۰۸: میں میاں محمد الدین ولد چوہدری نور بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ... بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ... اراضی ۱۲ ایکڑ نہری قیمت ۔/۲۰۰۰۰ روپیہ

(۲) مکان ایک عدد واقع چک ۶۹ ج ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور قیمت ۸۰۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا جاؤں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا
جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری آمد ۔۔۔ روپیہ سالانہ بصورت زمینداری ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا
جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد میاں محمد الدین ۶۹ ج ب گھسیٹ پورہ
بواسطہ شاہکوٹ ضلع لائلپور۔ گواہ شد: ماسٹر محمد عبد اللہ ولد چوہدری غلام احمد صاحب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد: چوہدری رحمت اللہ ۶۹ ج ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور

مسل نمبر ۲۲۱۰۹: میں ماسٹر محمد عبد اللہ ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۶۹ ج ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی اراضی رقبہ ۴ کنال واقع چک ۶۹ ج ب گھسیٹ پورہ قیمت ۴۰۰/- روپیہ (۲) مکان ایک عدد رقبہ ۴ مرلہ واقع گھسیٹ پورہ قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا جاؤں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری آمد ۲۲۵/- روپیہ ماہوار بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد عبد اللہ ۶۹ ج ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور تحصیل جڑانوالہ۔ گواہ شد: چوہدری رحمت اللہ وصیت نمبر ۶۱۹۲ گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد: خدا بخش سیکرٹری تعلیم گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور

مسل نمبر ۲۲۱۱۱: میں عنایت علی ولد میاں لکھے خاں صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن ۹۲ ج ب سرشمیر روڈ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۶۱ مندرجہ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰/- روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا جاؤں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد میاں عنایت علی ۹۲ ج ب سرشمیر روڈ ضلع لائلپور۔ گواہ شد: حکیم محمود احمد معلم وقف جدید وصیت نمبر ۱۶۵۴۴ سرشمیر روڈ ضلع لائلپور۔ گواہ شد: رحمت علی ولد لکھے خاں صاحب سرشمیر روڈ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۱۱۳: میں محمد شفیع ولد میاں میراں بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ نمبردار عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن منڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۹۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا جاؤں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد محمد شفیع ساکن منڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد: سید اسد علی مربی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ۔ گواہ شد: حاجی محمد شریف ولد محمد عبد اللہ صاحب گوجرانوالہ شہر

مسل نمبر ۲۲۱۱۵: میں محمد یوسف ولد چوہدری فتح حسین صاحب قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن منڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زمین زرعی چھ کنال قیمت ۵۰۰/- روپیہ (۲) مکان

سکنی پختہ دو منزلہ مالیتی ... روپیہ (۲) ایک دکان پختہ ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں جس حصہ کی قیمت -/... روپیہ (۳) نقد مبلغ -/۵۰۰ روپیہ میں اپنی مندرجہ بالا
جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور
اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰ روپیہ
سالانہ آمد بصورت [illegible] ہے جس میں تاحیات اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے
منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد یوسف [illegible] گواہ شد [illegible] مربی سلسلہ [illegible] گواہ شد حاجی محمد [illegible] ولد محمد عبداللہ [illegible]

مسل نمبر ۲۲۱۱۸ : میں انوار احمد [illegible] قوم [illegible] پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و
حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵۰ روپیہ ہے جس میں تاحیات
اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر
دیا کروں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر
وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد [illegible] احمد خان 7. ج. 8-591 ، 9-3 اسلام آباد حال ۴/۱۶۰ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد آغا
محمد عبدالرحیم سیکرٹری مال [illegible] ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد چوہدری عبدالحمید خان ۴/۱۶۰ ماڈل ٹاؤن لاہور

مسل نمبر ۲۲۱۲۲ : میں [illegible] احمد ولد [illegible] محمد صاحب مرحوم قوم [illegible] پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن [illegible] ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی
ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) نقد مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ (۲) ایک کچا
مکان جس میں میرا حصہ -/۱۰۰۰ روپیہ (۳) ایک راس گائے مالیتی -/۱۰۰۰ روپیہ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دیا کروں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا
جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ سالانہ آمد بصورت کاشتکاری ہے جس میں تاحیات اپنی
سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد [illegible] احمد ساکن [illegible]
ڈاکخانہ [illegible] ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ تھرپارکر۔ گواہ شد [illegible] ولد محمد بخش مرحوم [illegible] مجلس انصار اللہ [illegible] ضلع تھرپارکر سندھ

مسل نمبر ۲۲۱۲۶ : میں اختر احمد [illegible] ولد محمد عبداللہ صاحب مرحوم قوم [illegible] پیشہ زمینداری عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن [illegible] ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و
حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) بیل تین عدد قیمتی -/۲۰۰۰ روپے (۲) ایک عدد بکری
قیمتی -/۱۰۰ روپیہ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس
کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دیا کروں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ سالانہ آمد بصورت زمینداری ہے جس میں تاحیات اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اختر احمد [illegible] ناصر آباد [illegible] ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد محمد اشرف ناصر
شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد کرم الٰہی ولد مولوی رحمت علی [illegible] سیکرٹری مال [illegible] جماعت احمدیہ [illegible] ضلع تھرپارکر سندھ

مسل نمبر ۲۲۱۲۷ : میں ہاشم سعید ولد چوہدری محمد علم خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن لندن انگلینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ .... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ... ۲۰۰ پونڈ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ہاشم سعید ۲/۱۵ ... سینٹ ... لندن ... انگلستان۔ گواہ شد۔ منیر الدین شمس ... مولانا جلال الدین شمس ... لندن انگلینڈ گواہ شد۔ سید ... احمد ... ابن سید عبد الکریم لندن انگلینڈ۔

مسل نمبر ۲۲۱۲۹ : میں مرزا صدیق احمد ولد مرزا ... صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک مکان ... جس میں ہم تینوں بھائی اور پانچ بہنیں برابر والدہ مرحومہ حصہ دار ہیں۔ کل مالیت ... ۱۰۰۰۰/- روپیہ ہے اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ... روپیہ ماہوار آمد ... ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا صدیق احمد ... دکان نمبر P.186 گوجرہ ضلع ... گواہ شد۔ کرم شاہ صدر جماعت احمدیہ گوجرہ۔ گواہ شد۔ عبد ... خواجہ عبد الکریم خالد ... محلہ گوجرہ ضلع ... ۔

مسل نمبر ۲۲۱۳۱ : میں عبد الکریم ولد احمد دین صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان نیم پختہ مالیتی ۴۰۰۰/- روپیہ واقع دوالمیال ہیں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ماہوار آمد ... ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الکریم دوالمیال ضلع جہلم۔ گواہ شد۔ حاجی عبد الغنی ولد ... خان دوالمیال ضلع جہلم گواہ شد حافظ ... ولد نور محمد ... وصیت نمبر ۱۹۱۶۹ دوالمیال ضلع جہلم

مسل نمبر ۲۲۱۳۲ : میں چوہدری محمد ابراہیم ... قوم راجپوت عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ ہیں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ماہوار آمد ... ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد ابراہیم ... علاؤ الدین روڈ لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد: چوہدری محمد شفیع (...) لاہور چھاؤنی گواہ شد۔ عبد ... وصیت نمبر ۲۳۰۲ ... غازی روڈ۔ لاہور چھاؤنی۔

مسل نمبر ۲۲۱۳۳: میں منشی سردار محمد ولد امام الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن فورٹ عباس ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے اگر ہو تو میری ماہوار آمد ۱۵۰ روپے ہے جو میں اپنی ماہوار آمد کا تا زیست جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد منشی سردار محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فورٹ عباس ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد: سید رفیق شاہ ناظر تعلیم الاحمدیہ چک ۱۶۹/۷ ضلع بہاولنگر۔ گواہ شد: چوہدری محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۳۳/۹-R ضلع بہاولنگر۔

مسل نمبر ۲۲۱۳۴: میں عبد الحمید نانا برادر عبد الغفار شاکر صاحب قوم راجپوت پیشہ خود کاری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ حال مرشد آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے اور اس وقت ۱۰۰ روپے ماہوار جیب خرچ ہے جو میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد عبد الحمید نانا بقلم خود۔ گواہ شد: لطیف احمد ولد فضل محمد صاحب دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد: عبد الباری شاہد ولد عبد الغفار شاکر صاحب دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۱۳۵: میں شیخ سعید احمد ولد شیخ غلام محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد فارم ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۴۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد شیخ سعید احمد ساکن محمود آباد فارم براستہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد: محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر۔ گواہ شد: عنایت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع تھرپارکر سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۱۳۶: میں ڈاکٹر محمد شفیع ولد حکیم روشن دین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ حکمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۶ گ ب مریدکے ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد دکان واقع چک ۹۶ گ ب قیمت اندازاً ۲۰۰۰ روپیہ جس کی میں مالک ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر محمد شفیع ساکن چک ۹۶ گ ب مریدکے ڈاکخانہ خاص تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد: خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی معلم وقف جدید انجمن احمدیہ دار الرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد: حکیم منظور احمد ولد حکیم دین محمد چک ۹۶ گ ب مریدکے ضلع لائلپور۔

مسل ۲۲۱۴۳ : میں اللہ داد ولد چوہدری محمد دین قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن ۹۱ ر۔ب ضلع لائلپور تحصیل [illegible] بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ [illegible] ایکڑ اراضی واقع چک ۹۱ ر۔ب ضلع لائلپور مالیتی ۳۲۰۰۰ روپیہ میں اپنی متذکرہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس وصیت کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۱۵۰ روپیہ سالانہ آمد بصورت زمینداری ہے میں تاحیات اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اللہ داد ولد چوہدری محمد دین صاحب چک ۹۱ ر۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ محمد صدیق ولد چوہدری اللہ داد ۹۱ ر۔ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ امیر احمد ولد چوہدری عبدالدین [illegible] ۹۱ ر۔ب ضلع لائلپور

مسل ۲۲۱۴۴ : میں مقصود احمد باجوہ ولد چوہدری خورشید احمد باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵۵۹ گ۔ب ضلع لائلپور [illegible] بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ اس وقت ۲۰ روپیہ ماہوار جیب خرچ ہے میں تاحیات اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد میں نے بعد میں پیدا کی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مقصود احمد باجوہ ۵۵۹ گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ خورشید احمد [illegible] دستخط [illegible] ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ نشی بشیر احمد [illegible] [illegible]

مسل ۲۲۱۴۵ : میں محمد اسلم ولد چوہدری پیر بخش اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵۲۵ گ۔ب ضلع لائلپور تحصیل [illegible] بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مکان [illegible] واقع ۵۲۵ گ۔ب ضلع لائلپور مالیتی ۱۰۰۰ روپیہ (۲) ایک دکان [illegible] میرا حصہ ہے میرے حصہ کی قیمت ۵۰۰ روپیہ میں اپنی متذکرہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۲۶/- روپیہ ماہوار [illegible] ہے میں تاحیات اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد اسلم ولد چوہدری پیر بخش اللہ صاحب چک ۵۲۵ گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ کریم اللہ ولد چوہدری عنایت اللہ ۵۲۵ گ۔ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ چوہدری عنایت اللہ ولد [illegible] ۵۲۵ گ۔ب [illegible]

مسل ۲۲۱۴۶ : میں کریم اللہ ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵۲۵ گ۔ب ضلع لائلپور تحصیل [illegible] بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت [illegible] روپے ہے [illegible] میں تاحیات اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ کریم اللہ ۵۲۵ گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ محمد اسلم ولد پیر بخش اللہ صاحب چک ۵۲۵ گ۔ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ محمد دین ولد چوہدری [illegible] ۵۲۵ گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Peach Jam
HOT KETCHUP
Shezan
Plum Jam
TOMATO KETCHUP
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ

Monthly AL-FURQAN Rabwah

Nusrat Art Press Rabwah